سلسلۂ تائیدیہ حفیظیہ

نمبر ۱ (۳؍)

الحمد للہ والمنۃ کہ رسالۂ نافعۂ خاص و عام مسمّٰی بہ

حکمت چراغ

مولفہ

علامہ احمد مکرم صاحب عباسی چریاکوٹی

صدیقی پریس پٹنہ میں چھپکر شائع ہوا

دم چار یار

یہ وہ کتاب ہے جسکا نام سنکر شیعون کی بدن پر لرزہ پڑجاتا ہے اور چہرہ کا رنگ فق ہوجاتا ہے اور جتنا ہی شیعون کے حواس گم ہوتے ہین اُتنا ہی سنیون کا فرقہ ناجیہ بشاش ہوجاتا ہے اس مقدس کتاب کے چار باب ہین پہلے باب مین تبرا کے جواز و عدم جواز کی بحث ہے اور شیعون کی اُس دلیل شرعی کا قرار واقعی رد ہے جس سے وہ صحابہ کرام پر لعنت کرنیکا جواز ثابت کرتے ہین۔

دوسرے باب مین اُن اکابر علماے شیعہ ہداہم اللہ کی دلیلون کا قلع قمع کیا ہے جو تمام عددون پر بارہ کی عدد کو فضیلت دیکر بارہ امامون مین امامت کو منحصر کرتے ہین۔ مولف علام نے ایک سو دس دلیلین شرعی اور عقلی دیکر چار کی فضیلت بدیہی طور پر ثابت کرکے شیعون کے دعوے کو جو اوہن من بیت العنکبوت ہے ملیا میٹ کردیا ہے
تیسرے باب مین امامت کی بحث ہے جس مین امامت کی محققانہ تعریف کے شروط اور دعاوی شیعہ کی تردید مالا کلام ہے۔

چوتھے باب مین اہل بیت رسول کی تحقیق اور مخالفین کی واقعی گوشمالی ہے آخر مین یہ بتا دینا بھی ضرور ہے کہ جناب شیخ علی حسین صاحب چریاکوٹی جو سابق مین شیعہ تھے اب سنی ہوگئے ہین وہی اس کتاب کے مصنف ہین۔ شائقین محققین ہنوز یہ کتاب زیر طبع ہے مگر فرمائشات آنی شروع ہوگئین۔ اسکا حجم تقریبًا ۸۰ صفحہ ہوگا لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ لگایا جائیگا۔ یہ کتاب آخر ماہ صفر تک بالکل تیار ہوجاویگی۔ جن حضرات کی فرمائشات کے ہمراہ قیمت پیشگی آویگی ۳۱ اپریل تک صرف ۸ر بعد تاریخ معینہ کے قیمت فیجلد ۱۰ر دینا ہوگا۔ جو آنہ وصول ہونے پر بوقت تیار ہونے کتاب کے بیرنگ پاکٹ روانہ خدمت کیا جاویگا۔ ورنہ ۸ر کا ویلیو سے پوسٹ کردیا جاویگا۔ خریدارون کو جلد فرمائشین بھیجنی چاہیئے۔

تجارت پیشون کو مژدہ

کتاب ہذا پانچہزار زیر طبع ہے اگر آپ اپنا تجارتی اشتہار اس کتاب مین طبع کرانا چاہین تو فائدہ اوٹھانے کا اچھا موقع ہے۔ اجرت بہت کم رکھی گئی ہے یعنی ایک صفحہ کے لئے ۱۰ر اور نصف صفحہ کے لئے للعہ مقرر کی گئی ہے۔

المشتہر

شیخ حاجی حافظ حفیظ الدین احمد اسسٹنٹ جنرل مرچنٹ۔ محلہ [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

الحمد للہ الذی الجلال والاکرام والصلوۃ والسلام علے محمد خاتم الانبیاء و سید الانام وعلی آلہ الکرام واصحابہ العظام

گذارش

جب مین اپنی کتاب "الاخلاق" تیار کر چکا میرے چند احباب نے جن مین قاضی محمد نظام الحق صاحب کو حق امتیاز حاصل ہے یہ خواہش ظاہر کی کہ اگلے اور بعض پچھلے حکماء کے وہ اقوال ایک جگہہ جمع کردیے جایئن جو اخلاق اور پند و نصایح سے تعلق رکھتے ہین۔
احباب صمیمی کی فرمان پذیری ضروری ہے اسلئے قبول کرنے کے ساتھ ہی مین نے یہ کام حسبۃ للہ شروع کردیا لیکن اتنی مین نے اپنی طرف سے زیادتی کی کہ نقل اقوال سے پہلے ہر حکیم کی مختصر اور بقدر ضرورت حالات بھی لکھدیے ہین تا ناظرین کے لیے ایک گونہ دلچسپی کا سامان بھی مہیا رہے۔ کیونکہ معلوم ہے ملک و قوم مین آج کل تاریخی ذوق انتہا درجہ کو بڑھا ہوا ہے۔
اور یہ کتاب مطبع صدیقی شہر بنارس مین اس غرض سے شایع ہوئی تا مولوی حاجی حفیظ الدین احمد صاحب اڈیٹر و پروپرائٹر رسالہ تعلیم الاسلام کو جو ہمہ تن قومی ترقی اور اصلاح اخلاق مین کوشان ہین انکے مقاصد مین مدد دیجاے واللہ المعین وبہ نستعین فقط

الراقم - احمد مکرم عباسی چریا کوٹی

۱۱ - ربیع الثانی روز پنجشنبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حیوانات ۔ نباتات جمادات اور تمام بسائط آگ ۔ ہوا ۔ پانی ۔ مٹی اور تمام اجرام علویہ مین سے ہر موجود کے قوی ۔ ملکے اور افعال ہوتے ہین جس سے وہ اپنے غیر سے ممتاز ہو جاتا ہے اور بعض ایسے قوی ملکے اور افعال بھی ہوتے ہین جن مین دوسرے مشارک پائے جاتے ہین ۔

مگر کل موجودات مین انسان ہی وہ اکیلا مخلوق ہے جس مین اخلاق محمود اور افعال مرضیہ مین یہ شرف سوائے انسان کے اور کسی دوسرے موجود مین نہین ہے اسیوجہ سے انسان کو اشرف المخلوقات کہا جاتا اس رسالہ مین ہم انسان کے ان قوی اور ملکات سے بحث نہین کرینگے جس مین دوسری مخلوقات بھی حصہ لیتے ہین بلکہ صرف اُن قویٰ سے جن مین انسان آپ متفرد ہے ۔

انسان مین

چار قوتین اصل اصول ہین کہ انہین کیوجہ سے انسان انسان کہا جاتا ہے ۔

اوّل : قوت ناطقہ جسکو نفس ملکیہ بھی کہتے ہین ۔ اور تمام بدن مین دماغ وہ آلہ ہے جو اس قوت کو کام مین لاتا ہے ۔

دوسرے ۔ قوت شہویہ جو نفس بہیمی بھی کہی جاتی ہے ۔ بدن بھر مین جگر وہ آلہ ہے جو اس قوت کو استعمال کرتا رہتا ہے ۔

تیسرے ۔ قوت غضبی جسکو نفس سبعی کہتے ہین اور بدن بھر مین دل اسکے استعمال کرنیکا آلہ ہے اگر نفس ناطقہ کی حرکت اعتدال پر ہو اپنی حد سے آگے نہ بڑھ جائے اور ہمیشہ معارف صحیحہ کے شوق مین مبتلا رہے اور مظنونات وجہالات سے متنفر رہے تو اس سے علم کی فضیلت پیدا ہوتی ہے اور فضیلت علم سے حکمت پیدا ہوتی ہے ۔

نفس بہیمی یعنی قوت شہویہ اگر معتدل ہو نفس عاقلہ کی تابع ہو اس سے سرکشی نہ کرے ۔ ہوا وہوس مین منہمک نہو جاتا تو اس سے عفت حادث ہوتی ہے اور سخاوت عفت کے ساتھ ساتھ نفس غضبی کی حرکت اگر اعتدال پر ہو نفس عاقلہ کی تابع ہو تو اس سے فضیلت حلم پیدا ہوتی ہے اور حلم سے

شجاعت صادر ہوتی ہے۔
یہ تینون فضیلتین جب اعتدال پر آجائین اور مکمل ہوجائین تو اس سے عدالت فضیلت پیدا ہوتی ہے اور اسی لیے حکما متفق ہین کہ اجناس فضائل چار ہین حکمت۔ عفت۔ شجاعت اور عدالت۔
جس شخص مین یہ چارون فضیلتین اعتدال کے ساتھ تمام وکمال ہون وہ اگر اپنے اوپر آپ فخر کرے تو یہ فخر بجا اور مناسب ہے۔
جو لوگ اپنے باپ دادا پر فخر و تفاخر کرتے ہین وہ بھی اسی وجہ سے ہے کہ اُن مین یہ فضائل وکمالات بدرجہ اتم تھے یا بعض کمالات تھے بعض نہین تھے پس جس شخص مین فضائل وکمالات کی جتنی کمی ہوگی اتنا ہی وہ کم فخر کے قابل ہوگا۔
جس طرح فضائل چار ہین اُن کے اضداد رزائل بھی چار ہین یعنی حکمت کے مقابل جہل عفت کے مقابل مین شر۔ شجاعت کے مقابل مین جبن اور عدالت کے مقابل مین جور اور ان رزائل کے اقسام واشخاص جو امراض نفسانیہ سے تعبیر کیے جاتے ہین اگرچہ بے نہایت ہین لیکن بعض کا ذکر انشاء اللہ ہم بالضرورت کرینگے۔

حکمت

تمیز دار نفس ناطقہ کی فضیلت کا نام ہے اور وہ یہ ہے کہ کل موجودات کو جس طرح پر کہ وہ ہین جانتے تم یون سمجھو کہ امور الٰہیہ اور امور نفسانیہ اگر معلوم ہو جائین اور یہ تمیز ہونے لگے کہ ان باتون کا کرنا واجب ہے ان باتون کا کرنا واجب نہین ہے تو حکمت حاصل ہو گئی۔

عفت

حس شہوانی کی فضیلت کا نام ہے یعنی قوت شہوت رای صائب اور تمیز صحیح کی پابند ہو۔

شجاعت

نفس غضبی کی فضیلت کا نام ہے اور وہ یہ ہے کہ غضب نفس عاقلہ کی تابع ہو۔ جہان غضب کرنا واجب ہو غضب ہو اور جہان حلم درکار ہو نرم ہوجائے جس جگہ صبر و برداشت محمود ہو وہان صبر کرے

اور خوفناک مقامات مین ہمت نہ ہارے نہ دل مین خوف کھائے۔

عدالت

نفس انسان کی وہ فضیلت ہے جو ان تینون فضیلتون کے اجتماع سے پیدا ہوتی ہے۔

حکمت سے چھ صفتین پیدا ہوتی ہین

اول:۔ ذکا یعنی نتیجہ کار پر جلدی پہونچ جانا۔

دوسرے:۔ ذکر عقل ور وہم جو صورت امر ذہن مین پیدا کرتی ہے اُس کا ثابت رہنا۔

تیسرے:۔ تعقل یعنی اشیا موضوعہ سے محض نفس کی موافقت جس طرح پر کہ وہ ہین۔

چوتھے:۔ صفا ذہن یعنی نفس مین مطلب کے استخراج کی استعداد ہونی۔

پانچوین:۔ جودت ذہن یعنی جو بات لازم آنیوالی ہے اُس مین نفس کو تامل کرنا۔

چھٹوین۔ سہولت تعلم اور یہ نفس کی وہ قوت ہے جو امور نظریہ کا ادراک کرلیتی ہے۔

عفت سے بارہ صفتین پیدا ہوتی ہین

اول:۔ حیا یعنی وہ باتین جو عقل و شریعت کے نزدیک خرابی مذموم ہین اُنکے کرنے سے نفس خوف کرے۔

دوسرے:۔ دعہ یعنی شہوت کی حرکت کیوقت نفس کا سکون مین رہنا۔

تیسرے:۔ صبر یعنی ہوا و ہوس سے نفس کا مقابلہ کرنا تا قبیح لذتون مین منہمک نہ ہوجائے۔

چوتھے:۔ سخا یعنی لینے اور دینے مین اعتدال قائم رہنا جہان جسقدر خرچ کرنا ضروری ہو وہان مقدار مطابق خرچ کرے اور جہان امساک مستحسن ہو وہان ہاتھ روکے رہے۔

پانچوین:۔ حریت یہ نفس کی وہ فضیلت ہے جسکے ذریعہ سے من وجہ مال پیدا کرے اور من وجہ عطا کرے اور بلا اس فضیلت کے اکتساب مال ممتنع ہو۔

چھٹوین:۔ قناعت یعنی کھانے پینے اور زینت دنیاوی مین تساہل کرنا اور آسانی سے گذارنا۔

ساتوین:۔ دیانت۔ آٹھوین:۔ انتظام اور یہ ترتیب امور کی ایک عمدہ حالت ہے۔

نوین:۔ حسن ہدے یعنی زینت حسنہ کے ساتھ نفس کی تکمیل محبت۔

دسوین:۔ مسالمت یعنی نفس مین جو ایک اضطرابی کیفیت ہے اس کا دور ہوجانا۔

اگیارہوین: وقار اپنے مطالب کے حاصل کرنے مین نفس کا ساکن اور ثابت قدم رہنا۔

بارہوین:۔ ورع اُن اعمال صالحہ جمیلہ کا اپنے اوپر لازم کرلینا جن مین نفس کا کمال ہے

شجاعت سے آٹھ

صفتین پیدا ہوتی ہین۔ اوّل کبر نفس۔ دوسرے دل کی مضبوطی۔ تیسرے بلند ہمتی۔ چوتھے۔ صبر وثابت قدمی۔ پانچوین حلم وبردباری چھٹوین سکون یعنی خصومت اور جنگ مین طیش نہ آجانا۔ ساتوین۔ شہامت یعنی بڑے بڑے کامون مین ہمت کرکے بڑھا جاتا دین دونیا مین بلند مرتبہ ہو آٹھوین۔ احتمال اور یہ وہ قوت ہے جو آلات بدن کو امور حسنہ مین استعمال کرتی ہے۔

سخاوت سے چھ

عمدہ صفتین پیدا ہوتی ہین اوّل کرم یعنی کام بڑے تو امور جلیلہ مین کتنا ہی مال خرچ کرنا ہو تو اس سے دریغ نہ کرے اس طرح پر کہ عقل وشریعت کے خلاف بھی نہو۔

دوسرے۔ ایثار اور یہ انسان کی وہ فضیلت ہے جو دوسرے ابنای جنس کی حاجات کو رفع کرے۔

تیسرے۔ نیل یعنی اچھے اچھے کامون کے کرنے سے نفس کا خوش ہونا۔

چوتھے:۔ مواسات یعنی دوستون کی معاونت کرنی اور مال وقت مین مستحقون کی شرکت کرنی۔

پانچوین۔ سماحت یعنی بذل وعطا۔ چھٹوین مسامحت یعنی بعض محبوب چیزون کا ترک کردینا۔

واضح ہو کہ

عطیات وصدقات کے بہت سے مختلف نام ہین۔

(۱) اہل وعیال کے حق مین نفقہ ہے (۲) مان باپ کے حق مین بر (۳) امام ومجتہد کے حق مین جائزہ (۴) استاد کے حق مین ہدیہ (۵) بزرگون کی خدمت مین جو پیش کیا جائے وہ تحفہ ہے (۶) دوست آشنا کو دیا جائے تو ہبہ ہے (۷) فقیر ومسکین کے حق مین صدقہ وخیرات (۸) اگر کسی نیکی کے بدلہ مین ہو تو مروت ہے (۹) اگر بے عوض ہو تو احسان (۱۰) اگر بزرگ اپنے خادم

یا چھوٹے کو دے تو وہ عطا و انعام ہے (۱۱) اگر مداح یا گویوں کو دیا جائے تو وہ صلہ ہے۔
(۱۲) اگر فراخ دستی اور خوش حالی کیوقت دیا جائے تو سماحت (۱۳) اگر اپنے کو احتیاج ہوتے ہوئے صرف کرے تو وہ کرم ہے (۱۴) اگر ہر جاندار پر محتاج سمجھکر خرچ کرے تو وہ جود ہے (۱۵) اگر اپنی ہر چیز کو اللہ کی راہ میں تصدق کر دے تو بذل و ایثار ہے (۱۶) اگر زمین یا باغ وغیرہ کو فی سبیل اللہ دیدے تو یہ وقف ہے (۱۷) اگر کسی چیز سے کوئی خاص دلبستگی نہو بلکہ جہان طبیعت کا میلان ہو وہان صرف کرے تو سخاوت ہے (۱۸) احسان کرنے کے بعد اگر دل مین یہ خیال نہ گذرے کہ ہم نے احسان کیا ہے تو وہ فتوت اور جوانمردی ہے۔

زکات اور خمس وغیرہ ان سب اقسام سے جدا گانہ ہین

سخی حقیقت مین بخیل اور بخیل درحقیقت سخی ہے اس لئے کہ سخی جو کچھ رکھتا ہے مع ثواب کے مستزاد سب اپنے ساتھ لیجاتا ہے اور بخیل اپنا مال و دولت کل دوسرون کے لئے چھوڑ جاتا ہے

عطیات و صدقات جتنا ہی مخفی طور پر ہون اچھا ہے اور اسی مین زیادہ صواب ہے جسوقت انسان کوئی اچھا عمل کرتا ہے یا کرنا چاہتا ہے ساتھ ہی نفس امارہ کو یہ خواہش ہوتی ہے کہ لوگ میرے اس کام کو جان لین اور شیطان بھی اس مذموم آرزو کی تائید کرتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نفس و شیطان مین جنگ چھڑ جاتی ہے۔ اگر نفس انسانی شیطان پر غالب آگیا تو لوگون کو اسکے صدقہ یا کسی عمل خیر پر عام اطلاع اور شہرت نہین ہوتی اور یہی وجہ ہے کہ اس مین ثواب زیادہ رکھا گیا ہے۔

قرآن مین اللہ تعالی فرماتا ہے کہ اگر تم صدقہ و زکات ظاہر کر کے فقرا کو دو تو اس مین کوئی حرج نہین ہے لیکن اگر چھپا کر دو تو بہت اچھا ہے۔

چھپا کر دینے مین حکمت یہ ہے کہ دنیا مین اہل طمع اور غرض والے بہت ہین ان مین بعض مستحق ہین بعض غیر مستحق بھی ہوتے ہین۔

اگر کسی دولتمند کے عطا و بخشش کا عام اعلان ہو جائے تو لامحالہ غرض اور طمع والون کی رگ

طمع حرکت مین آئیگی اور دینے والا ہو ضرور ہے کہ نشانہ تیر ملامت بنجائے اِس لئے کہ دو صورت سے خالی نہین۔
یا تو جتنے اہل طمع ہین سب کو دے دلا کر خوشنود رکھے یا یہ کہ بعض کو راضی اور بعض کو خالی ہاتھ واپس کرے۔ پہلی صورت محال ہے کیونکہ کوئی انسان چاہے کتناہی زیادہ مال و دولت رکھتا ہو ہر کس و ناکس کے دامن مقصود کو بہر نہین سکتا۔ انجام یہ ہوگا کہ بہت سارے لوگ آزردہ خاطر واپس ہونگے پس لاجرم دینے والا بدنام و ملامت زدہ ہو پس عطا و صدقہ مین جہانتک ممکن ہو اخفا ہی بہتر و مناسب ہے۔

عدالت سے آٹھ

عمدہ صفتین پیدا ہوتی ہین اوّل صداقت اور محبت صادق جو فی زماننا عنقا صفت ہے۔ دوسرے الفت یعنی رایون کا متفق ہونا تیسرے صلۃ الرحم یعنی دنیا وی بھلائیون مین قرابت دارون کا آپس شریک ہونا چوتھے مکافات یعنی احسان کا احسان سے مقابلہ خواہ برابر ہو یا زیادہ ہو۔ پانچوین حسن شرکت یعنی آپس مین معاملات کی لین دین مین ہر طرف اور ہر طرح سے اعتدال رہے۔ چھٹوین حسن قضا۔ ساتوین تودّد یعنی اپنے کفو اور اہل فضل سے محبت رکھنی آٹھوین عبادت

ہر قوت کے تین جانب ہوتے ہین

ایک افراط جو حد اعتدال سے زیادہ ہو۔ دوسرے تفریط جو اعتدال سے کم ہو اور تیسرے وسط جو ان دونون کا درمیانی جانب ہے۔
دو جانب افراط و تفریط کے مذموم ہین جنکا شمار رزائل مین ہے اور بیچ کی حد اوسط ممدوح صفت ہے۔ تم یون سمجھو کہ حد اوسط سے آگے بڑہنا اور کم ہونا یعنی بڑہنا اور گھٹنا دونون مذموم ہے۔

قوت ناطقہ کا

جانب افراط جربزہ اور جانب تفریط بلاہت ہے اور حد اوسط حکمت ہے۔

قوت شہوت

کی زیادتی شرہ ہے۔ نقصان خمود ہے اور حد اوسط عفت ہے۔

قوت غضب

کی زیادتی تہور نقصان جبن و نامردی اور حد اوسط شجاعت ہے۔

قوت عدالت

کی زیادتی ظلم نقصان انظلام اور حد اوسط عدالت ہے۔

حکمت

وہ علم ہے جس مین اعیان موجودات خارجیہ کے احوال وکیفیات سے بحث کی جاتی ہے جس طور پر کہ وہ ہین اور جہان تک طاقت بشری کام دیسکے۔ حکمت کی تین قسمین ہین طبیعی ریاضی۔ الٰہی طبیعی وہ علم ہے جس مین اُن امور سے بحث ہوتی ہے جو تعقل اور وجود خارجی مین مادہ کے محتاج ہون جیسے ہوا آگ پانی اور تمام اجسام بسیطہ مرکبہ۔

ریاضی مین اُن امور سے بحث کی جاتی ہے جو فقط تعقل مین مادہ کے محتاج ہون جیسے مقدار وعدد کہ وہ مادیات مین موجود ہین۔

الٰہیات مین اُن امور سے بحث ہوتی ہے جو نہ تعقل مین مادہ کے محتاج ہون نہ وجود خارجی مین جیسے باری تعالیٰ اور عقول۔

موجودات یا تو وہ افعال واعمال ہین جنکا وجود ہمارے قدرت واختیار مین ہے۔ اور جن سے معاش (حرفت وپیشہ) ومعاد کی اصلاح متصور ہے تو اسکو حکمت عملی کہتے ہین اگر یہ افعال واعمال ایسے ہین جنکا وجود ہمارا اختیاری نہین ہے تو وہ حکمت نظری ہے۔

حکمت عملی کی تین قسمین ہین (اول) تہذیب اخلاق جس مین ایک شخص کے مصالح سے بحث ہوتی ہے تا اُس سے برے اخلاق دور ہون اور اخلاق حسنہ سے آراستہ ہو (دوسری قسم) تدبیر منزل اس علم مین ایک ایسی گروہ یا جماعت کے مصالح سے بحث ہوتی ہے جو ایک گھر مین مل جلکر رہتے ہین مثلاً باپ بیٹا۔ بی بی۔ شوہر۔

(تیسری قسم) سیاست مُدُن اِس علم مین ایسی جماعت یا گروہ سے بحث ہوتی ہے جو ایک شہر مین ملکر رہتے ہین اسیطرح حکمت نظری کی بھی تین قسمین ہین (اول) الٰہیات جسکو فلسفۂ اولی علم کلی اور علم الاعلی بھی کہتے ہین۔ دوسرے ریاضیات یا علم اوسط تیسرے طبیعات یا علم ادنی۔ اور اِن سب کی تفصیل مبسوط کتابون مین دیکھنی چاہیئے۔

الغرض حکمت اُس ملکہ سے عبارت ہے جو خیر و شر اور صادق و کاذب مین امتیاز کر لیتا ہے۔ جب ایسا ملکہ نفس ناطقہ کو حاصل ہو جاے کہ ایک توجہ مین اسکے نزدیک اشیاء ممتاز ہو جائین اور قضایا جھوٹے یا سچّے قرار پائین اور افعال کا اچھّا برا ہونا منکشف ہو جاے تو ایسے شخص کو حکمت حاصل ہو گئی اور ایسے ہی نفوس حکیم کہلاتے ہین اور حکمت تمام سعادتون کی جڑ ہے۔

یہہ مباحث مین نے اپنی کتاب الاخلاق مین مفصّلا اور دلچسپ لکھے ہین جو فی الحال چھپی ہے اور درخواست پر ملسکتی ہے۔

حکیم لقمان بن آذر

یہہ مشہور و معروف حکیم ولایت حبش مین دیار نوبیہ کے کسی قریہ کا رہنے والا تھا۔ بلاد شام مین کسب علوم و فنون کیا اور وہین ہزار برس کی عمر مین انتقال ہوا۔ حضرت لقمان حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانہ مین موجود تھے اور کہتے ہین کہ اِس شریف فن مین اُنھین کے شاگرد بھی تھے۔

حضرت داؤد کی نبوت سے پہلے لقمان کے متعلق فتوے دینے کی خدمت تھی جب اللہ تعالی نے داؤد کو خلعت نبوت سے سرفراز کیا تو حکیم نے اِس کام کو ترک کر دیا لقمان پیشہ کونسا کرتے تھے اِس مین مورخین کو اختلاف ہے۔ بعض لوگون نے اُن کو درزی لکھا ہے۔ بعض نے نجار بتایا ہے۔ بعض نے چرواہا لکھا ہے اور بعض نے لکھا ہے کہ بنی اسرائیل مین قاضی تھے۔

حضرت عکرمہ اور شعبی رحمہما اللہ سے ایک روایت ہے کہ لقمان نبی تھے۔ بعض علماء بھی اسیکے قائل ہین لیکن جمہور اسی طرف ہین کہ وہ حکیم تھے نبی نہین تھے۔

قرآن مجید مین بھی حضرت لقمان کا ذکر خیر ہے اور ان کے نام پر ایک سورۃ لقمان ہے اس سورۃ مین
اللہ تعالی نے اُن نصیحتون کو ذکر کیا ہے جو حکیم نے اپنے بیٹے کو کی تہین اور ان آیات کو ہم نے
اپنی کتاب "الاخلاق" مین حوالہ قلم کیا ہے۔ لقمان کے اس بیٹے کا نام جسکا ذکر قرآن مین ہے مختلف
فیہ ہے تفسیر عبد اللہ بن عباس مین اُسکا نام سلام مذکور ہے۔ حیوۃ الحیوان مین ہارون لکہا ہے
بعض نے انعم اور بعض نے مشکم بتایا ہے۔

ایک روز لقمان سے اُنکے بیٹے نے پوچھا اگر بندہ کو کسی ایک نعمت لینے کا اختیار دیا جائے تو کونسی
نعمت اختیار کرنی چاہیئے حکیم نے کہا دین ۔ اس نے پوچھا اگر دو نعمتین ہون حکیم نے کہا دین اور مال
تا مال کی وجہ سے آفت طمع سے محفوظ رہے۔ بیٹے نے پوچھا اگر تین نعمتین ہون حکیم نے کہا دین مال
حلال اور سخاوت اس لیئے کہ سخاوت کے سبب لوگ اس سے خوش رہینگے۔ بیٹے نے پوچھا اگر چار نعمتین
ہون حکیم نے کہا دین مال حلال سخاوت اور حیا تا حیا کے ذریعہ سے اپنے مال کو ریا اور حق کی مخالفت مین
صرف نہ کرسکے پھر بیٹے نے پوچھا اگر پانچ نعمتین ہون حکیم نے جواب دیا کہ تب پانچوین نعمت اخلاق ہے
اور بس اسلیئے کہ جب یہ پانچون نعمتین حاصل ہوگئین تو وہ شخص برگزیدہ بارگاہ الٰہی ہوگیا۔

آخر مین لقمان نے جو نصیحتین اپنے عزیز بیٹے کو کین وہ یہ ہین کہ صبر و یقین اپنا پیشہ کرو۔ دنیا کی کسی چیز کو نعمت
آخرت سے بہتر نجانو۔ تھوڑی چیز اور تھوڑے رزق پر قناعت کرو دوسرون کے رزق و مال پر نظر نہ
رکھو۔ کہانے پینے سے سیر اور حکمت کے بھوکے رہو۔ کسی ادنی و اعلے سے سخت کلامی نہ کرو۔ اگر لوگ
تمہاری ایسی تعریف کرین جو تم مین نہو تو اُسپر خوش اور مغرور نہو۔ زبردستون سے لڑائی نہ کرو۔
دل مین کسی بدگمانی کو راہ ندو۔

پانچ آدمیون سے پانچ حالت مین پرہیز کرتے رہنا ایک تو لئیم سے جب اُسکے ساتھ تمہاری معاشرت
ہوجائے (۲) عاقل سے جب تم اُسکی ہجو کرلو (۳) احمق سے جب اُسکی مزاحمت کرو۔ (۴) جاہل سے جب اُسکے
پاس بیٹھو (۵) اور عالم سے جب اُسکے ساتھ جھگڑا کرو اور ہر عمدہ کام مین عجلت کرو۔ غصہ کی ابتدا
جنون اور اُسکا انجام پشیمانی ہے۔

تین باتون کے اختیار کرنے مین سعادت ہے (۱) ناصح کا مشورہ (۲) دشمن کی مدارات (۳) اور ہرایک کے ساتھ محبت سے ملنا جلنا۔

مغرور وہ ہے جو نہ دیکھی ہوئی چیز کی تصدیق کرے اور نہ ملنے والی چیز کا متمنی ہو حسد سے بچتے رہو کہ وہ دین مین فساد ڈالتی ہے اور دل کو کمزور کرتی ہے جب تم کسی بادشاہ یا حاکم کی خدمت مین رہو تو کبھی نمامی چغلخوری نہ کرنا ایسا کرنے سے تمہاری عزت تو کچھ نہ بڑہے گی البتہ حاکم کو تم سے نفرت ہو جائیگی کیونکہ جب وہ تمہاری زبان سے دوسرون کی بدگوئی سننے کا عادی ہو جائے گا تو دوسرون کی زبان سے تمہارے عیب بھی سنیگا اور بالآخر تم سے بدگمان ہو جائیگا۔ حاکم کی خوشی کیوقت اُس سے بہت قریب رہو اور غصہ کیوقت سب سے دور ہو رہو۔ حاکم کے ساتھیون کے ساتھ مہربانی کرو۔ اُسکے محارم پر نظر نہ ڈالو اُسکے عیب نہ سنو اُسکا بھید کسی پر ظاہر نہ کرو اور اُسکے غضب سے کبھی اپنے کو محفوظ نہ سمجھنا کیونکہ اُس مین اور تم مین کوئی نسبی قرابت نہین ہوگی۔

ایک روز حکیم کا بیٹا قضائے حاجت کو گیا اتفاقاً بیت الخلا مین دیر لگ گئی حکیم کو پکار کر فرمایا کہ پاخانہ مین دیر تک نہ بیٹھو ورنہ بواسیر ہونیکا اندیشہ ہے۔

دس چیزون سے غم پیدا ہوتا ہے (۱) مویشی کے بیچ سے راستہ چلنا (۲) بیٹھکر عمامہ باندہنا (۳) کھڑے ہوکر پائجامہ پہننا (۴) دانت سے داڑھی کاٹنی (۵) دروازہ کی چوکھٹ پر بیٹھنا (۶) بائین ہاتھ سے کھانا کھانا (۷) دامن سے منہ پونچھنا (۸) داہنے ہاتھ سے استنجا کرنا (۹) پانی مین پیشاب کرنا (۱۰) قبرستان مین ہنسنا۔

لقمان کا نسب

حضرت ہود علیہ السلام نے بیناص ایک بی بی سے نکاح کیا اُن سے دو بیٹے فانغ اور قحطان پیدا ہوئے فانغ طوفان نوح کے ایک سو چالیس برس بعد وجود مین آئے اور چارسو چوہتر برس کی عمر مین انتقال کیا جب فانغ کی عمر تیس سال کی ہوئی اُنکے ایک بیٹا راغو پیدا ہوا۔ راغو کا انتقال ۲۳۰ برس کی عمر مین ہوا۔ راغو کی پیدائش کے بعد اور طوفان نوح کے چھ سو ستر برس پیچھے بنی آدم کی زبانین مختلف ہوگئین اور اولاد نوح دنیا کے الگ الگ حصون مین ہر طرف منتشر ہوگئے۔

راغو نے بتیس۳۲ برس کی عمر میں شاروغ پیدا ہوئے اور ان کا انتقال دوسو انتالیس۲۳۹ برس کی عمر میں ہوا توریت میں شاروغ کا نام سروغا لکھا ہے۔

شاروغ کے تیس یا تبیس برس کی عمر میں ناحور پیدا ہوئے اور انھوں نے دوسو ساٹھ برس کی عمر میں انتقال کیا اور یہ ناحور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دادا تھے۔ تب ناحور کی عمر ستائیس سال کی ہوئی اُنکے ایک بیٹا تارخ پیدا ہوا اور یہی آزر بت پرست یا بت ساز ابراہیم خلیل اللہ کے باپ تھے۔ دوسو پچاس برس کی عمر میں انتقال کیا۔ بعض مورخین نے لکھا ہے کہ قانع کے بیٹے شالغ تھے۔ شالغ کے بیٹے اشروع۔ اشروع کے بیٹے ارغو۔ ارغو کے بیٹے ناحور۔ ناحور کے بیٹے تارخ یعنی ازرالسلام۔ تارخ عرف آزر کا نکاح یونان یا نمرود بادشاہ کی بیٹی ادنے سے ہوا اور ان بی بی سے آزر کے تین بیٹے پیدا ہوئے۔ ایک ابراہیم خلیل اللہ دوسرے لوطؑ کے باپ ہاران اور تیسرے ناحور۔ ناحور کے بیٹے باعورا اور باعورا کے بیٹے لقمان تھے اور لقمان حضرت ایوب بن اموص بن رازخ بن روم بن عیص بن اسحاق بن ابراہیم کے خالہ زاد بھائی تھے۔

صاحب عمدہ نے لقمان بن باعورا ابن ناحور بن آزر لکھا ہے۔

افلاطون

یہ حکیم فیلسوف داراب بن بہمن بادشاہ ایران کا ہمعصر ہے۔ افلاطون کے آخر زمانہ میں حضرت عیسےٰؑ مبعوث ہوئے تھے۔ اسکے شاگردوں کے تین فرقے تھے اشراقیین رواقیین مشائین۔

اشراقیین وہ لوگ تھے جو لوث دنیاوی سے بالکل پاک تھے۔ اور بلا توسط عبارات اور اشارات کے تزکیہ نفس اور توجہ قلبیہ کے ذریعہ سے علوم حاصل کرتے تھے۔ رواقیین وہ جماعت تھی جو پڑھنے لکھنے کے لئے افلاطون کے گھر آتے۔ اور چھجہ پر بیٹھکر پڑھتے تھے۔ رواق چھجہ کا ترجمہ ہے اور اسیوجہ سے وہ جماعت رواقیین کے خطاب سے مشہور ہوئی۔ تیسرا گروہ مشائین یہ لوگ جب افلاطون کی سواری نکلتی تھی توہمراہ رکاب پڑھتے جاتے تھے اور اسیوجہ سے وہ مشائین وہ لوگ کہلانے لگے جو دنیا میں چل پھر کر علوم سیکھتے تھے۔ ارسطو فرقہ رواقیین میں ہے۔ افلاطون کے بعد جن لوگوں نے ارسطو کی ہمراہی سے فائدہ اوٹھایا اُن کو

مشائین کہتے ہین۔ افلاطون کے اقوال مین سے یہ ہے کہ (۱) جب تک تم اپنے نفس کی حفاظت پر قادر نہو دوسرے کی حفاظت نہین کرسکتے (۲) دوسرا اگر خرابی مین ہو تو خوش نہو (۳) اگر تم یہ چاہو کہ لوگ تمھارے قول پر عمل کرین تو پہلے خود اپنے قول پر کاربند ہو لو۔

دیمقراطیس

یہہ حکیم دانشمند بہمن بن اسفندیار بادشاہ ایران کے عہد مین تھا حکیم ارسطاطالیس نے اسکے قول کو اپنے اُستاد افلاطون کے قول پر ترجیح دی ہے۔ دیمقراطیس کا قول ہے کہ جب تک تمھاری رائے غصہ سے مغلوم ہوا ور جب تک تم شہوات نفسانی کے تابع ہو اپنے کو آدمیون مین شمار نکرو (۲) ہر آدمی کو عزت و رفعت کے وقت پہچاننا چاہیے۔

اقلیدس

یہ پہلا حکیم ہے جسنے علم ریاضی مین تصنیف و تالیف کی۔ اس حکیم کی یہ بیش بہا نصیحت سونے کے پانی سے لکھے جانے کے قابل ہے کہ دنیا مثل آگ کے ہے۔ انسان کے تمام منافع دنیاوی آگ ہی سے متعلق ہین اور آگ باوجود اس نفع و بزرگی کے ہلاک کرنیوالی بھی ہے پس جو شخص آگ لینا چاہے اُسکو چاہیے کہ بقدر ضرورت لے نہ اسقدر کہ کل گھر آگ سے بھر جائے۔ ایک شخص روشنی کا محتاج ہے تو وہ اتنی ہی آگ اُٹھائیگا جس سے چراغ روشن کرسکے اور بعینہٖ یہی حال دنیا کا ہے۔

جالینوس

اس حکیم کی پیدائش حضرت مسیح علیہ السلام کی بعثت سے ۳۰ برس بعد ہے۔ فن طب مین چارسو کتابین اسکی تصنیف ہین۔ روم و اسکندریہ مین مروجہ علوم و فنون حاصل کئے جالینوس ان آٹھ اطباء مشاہیر مین سے ہے جنکو زمانہ نے ہمیشہ اپنا سرتاج بنائے رکھا۔ پہلا طبیب اسقلیوس۔ دوسرا طبیب غورس تیسرا مینوس۔ چوتھا برمانیدس۔ پانچوان افلاطون۔ چھٹوان اسقلیوس ثانی۔ ساتوان بقراط۔ آٹھوان جالینوس۔ اسقلیوس اول نے فن طب کو محض اپنے تجربہ سے حاصل کیا تھا۔ اس لئے اسکی رائے مین اس فن کا انحصار تجربہ ہی پر تھا۔ ایک ہزار چارسو سولہ برس تک اطبا اسی مسلک پر رہے جب مینوس

ظاہر ہوا اس نے قیاس کو تجربہ کے ساتھ ضم کیا اور سات سو سولہ برس تک اطبا مینوس کا تتبع کرتے رہے تاآنکہ براضیدس کا بلند آوازہ ہوا۔ براضیدس نے کہا تجربہ کوئی چیز ہی نہین اُس نے محض قیاس پر عمل شروع کیا۔ حکیم براضیدس کے بعد اُسکے شاگردون مین اختلاف پیدا ہوا۔ بعض تو فقط تجربہ پر عمل کرتے تھے اور بعض محض قیاس پر۔ یہانتک کہ افلاطون نے اپنی شمع حکمت سے ایوان جہان کو روشن کیا۔ اِس نے اقوال متقدمین مین غور و تامل سے کام لیا بالآخر اُس نے بھی قیاس کو تجربہ کے ساتھ شامل کرنا ضروری سمجھا۔ اُس نے صاف کہدیا کہ تجربہ بلا قیاس خطرناک اور قیاس بغیر تجربہ مستلزم ہلاکت ہے۔ جب اِس مذہب پر افلاطون کی رائے مستقل ہو گئی تو اگلون کی تصنیف و تالیف جسقدر کتابین تہین سب کو جلا کر خاکستر کر دیا۔

افلاطون کے انتقال کے ایک ہزار ایک سو چالیس برس بعد اسقلیوس ثانی میدان حکمت مین آیا۔ اِسنے بھی افلاطون کا مذہب اختیار کیا۔ اسقلیوس کے بعد اسکے شاگردون مین بقراط فائق نے نہایت سرگرمی سے استاد کے تتبع پر کمر باندھی چنانچہ آجتک اطبا کا عمل درآمد اِسی پر چلا آرہا ہے۔ جالینوس کا مقولہ ہے کہ آدمی جب تک اپنے عیوب کو نہ پہچانے اُسکی اصلاح نہین ہو سکتی۔ اِس لئے کہ اپنی نفس کی افراط محبت سے ہر کوئی اپنے کو صفات جمیلہ سے آراستہ گمان کرتا ہے جس طرح کہ بزدل اپنے کو شجاع جانتا ہے جاہل خود کو عالم اور بخیل اپنے کو سخی سمجھتا ہے۔ یہ شیوہ نقصان عقل کی دلیل ہے۔ (۲) اگر آدمی آتش دوزخ سے اُتنا ہی ڈرتا جتنا افلاس سے ڈرتا ہے تو افلاس و دوزخ دونون سے نجات پاتا اور اگر بہشت سے اتنی رغبت ہوتی جتنی تونگری سے تو دونون اسکو ملجاتے (۳) اگر دلمین خدا سے اتنا ہی خوف کرے جتنا ظاہر مین خلق سے ڈرتا ہے تو دنیا و آخرت دونون جگہ وہ صاحب سعادت ہو رہے۔

بطلیموس

اِس حکیم کا وطن اسکندریہ ہے۔ علم ہیئات مین اپنے معاصرین پر ممتاز تھا۔ کتاب مجسطی جو یونانی سے عربی مین ترجمہ ہو کر اسوقت متداول بین الاطبا ہے۔ اِسی حکیم کی تصنیف ہے۔ بطلیموس پہلا حکیم ہے جسنے

رصد بنائی۔ دنیا کو سات اقلیموں پر تقسیم کیا۔
طول و عرض بلاد اور کیفیات ارضی کا قیاس اسی حکیم کی روشن دماغی کا نتیجہ ہے۔ جس وقت بطلیموس کا انتقال ہوا اس کی عمر اٹھتر (۷۸) سال کی تھی۔

اس کا مقولہ ہے کہ جس شخص نے علم کے ذریعے سے نام پایا اسکو مرنے کے بعد حیات جاویدی (۲) غریب در اصل وہ عالم ہے جسکی قدر و منزلت سے اُسکے اقارب بے خبر ہوں (۳) لوگوں نے پوچھا خاصان خدا کی پہچان کیا ہے حکیم نے کہا خوش کلامی خوش اخلاقی خندہ پیشانی سخاوت اعتراض کی کمی عذر کا قبول کرنا اور نیک و بد لوگوں پر شفقت (۴) مرد صالح کی موت خود اُسی کے لئے راحت ہے اور طالع کی موت دوسروں کے حق میں راحت ہے۔

فیثاغورس

یہ حکیم ہنوز بالغ نہیں ہوا تھا کہ استیلائے اعدا کے سبب سے وطن ترک کرنا پڑا۔ ناچار اسکے باپ نے وطن سے ہجرت کی اور ساموس میں چلا آیا۔ یہاں تھوڑے دنوں رہکر انطاکیہ میں آیا۔ حاکم انطاکیہ نے فیثاغورث کو اس کی ذہانت اور جودت طبع دیکھکر اپنا بیٹا بنایا اور ایک معلم کے سپرد کیا۔ بخت بلند نے یاری کی اور تھوڑے ہی مدت میں فیثاغورث نے اکثر علوم و فنون میں کمال پیدا کر لیا علی الخصوص فن موسیقی میں تو اساتذۂ وقت نے اُستاد تسلیم کر لیا۔ چنانچہ حکیم نے اکثر ساز و مقامات موسیقی میں خود ایجاد کئے۔ جب فیثاغورث کی شہرت ہو چکی تو وہ پھر ساموس میں آیا اور یہاں درس حکمت اور مسائل حکمیہ کی تصنیف و تالیف میں مشغول ہوا۔ سو رسالے مختلف علوم میں تصنیف کئے۔ اس حکیم کی نصیحت ہے کہ جو کوئی تمکو تمھارے عیبوں پر مطلع کرے اُسکے دوست بنجاؤ اور اُس کی مخالفت سے پرہیز کرو۔

بقراط

اسقلیوس ثانی کا شاگرد اور اسقلیوس اول کی اولاد سے ہے۔ بہمن بن اسفندیار بادشاہ عجم کے زمانہ میں اسکا ظہور ہوا۔ بعض مورخین نے لکھا ہے کہ وہ اسکندر رومی سے سو برس پہلے پیدا ہوا۔

بقراط پہلا شخص ہے جس نے علم طب کو فاش کیا ورنہ اس سے پہلے جتنے حکما گذرے تھے سب اس مبارک علم کو اغیار سے پوشیدہ رکھتے تھے سولہ برس کی عمر مین بقراط تمام علوم و فنون کے منازل طے کرکے استادی کے زینہ پر پہونچا اصول طب اُسکی تصنیف سے مشہور بین الاطبا ہے۔

ایک سو پانچ برس کی عمر مین اُس نے دنیا کو خیرباد کہا۔ اس حکیم کا مقولہ ہے کہ عقلمند وہ شخص ہے جو زمانہ کی مخالفت سے دل تنگ ہو (۲) بلند ہمت وہ شخص ہے جو نعمت دنیا کو نعمت آخرت پر ترجیح نہ دے (۳) بیوقوف وہ شخص ہے جو ایسے شخص کی تواضع کرے کہ وہ اسکی تواضع سے نفرت کرتا ہو۔ اور ایسے شخص کی نزدیکی ڈھونڈے جو اُس سے دوری چاہتا ہو (۴) لوگون نے پوچھا تواضع کیا ہے؟ حکیم نے جواب دیا دولتمندی مین انکسار قدرت کے وقت معاف کرنا مال کی کمی کیوقت سخاوت و ہمت کرنی اور بغیر منت کے دینا۔

سقراط

علوم حکمت مین بے مثل و نظیر حکیم گذرا ہے۔ شہر مدینۃ الحکما مین پیدا ہوا ہے۔ سقراط کے زمانہ مین کثرت سے بت پرستی کا رواج تھا۔ اور سقراط کو طبعاً اس سے نفرت کلی تھی۔ وہ ہمیشہ خلق اللہ کو بھلائی کی نصیحت کرتا اور برائیون سے منع کرتا تھا۔

سقراط نے بت پرستی کی مذمت جو شروع کی تمام لوگ اُسکے دشمن ہو گئے۔ آخر ایک گروہ مخالف نے بادشاہ مدینۃ الحکما کے دربار مین رسوخ پیدا کیا۔ موقع موقع سے سقراط کی شکایتین ہونے لگین بالآخر بادشاہ کو حکیم کے قتل پر آمادہ کیا۔

ایک روز بادشاہ نے حکیم کو طلب فرماکر خلوت مین یہ کہا کہ تم خلائق کو نصیحت کرنے سے باز آؤ۔ سقراط نے کہا جب تک دم مین دم ہے برائی کی مذمت سے باز نہین آؤنگا کیونکہ یہ میرا فرض ہے کہ کسی انسان کو گمراہی مین پاؤن تو اوسکو اُس ضلالت سے بچانے کی کوشش کرون۔ بادشاہ نے کہا اگر ایسا ہے تو پھر تمہارا قتل کرنا ضروری ہے اسلئے کہ بغاوت کی آگ بجھانی واجب ہے اور یہ شعلۂ فساد دو ہی طرح سے فرو ہو سکتا ہے یا تم اپنی حرکت سے باز آؤ یا تمکو قتل کر دیا جاوے۔

سقراط نے کہا مین نصیحت کرنے سے تو باز نہین آسکتا۔ بادشاہ نے کہا تمہارے قتل مین اتنی رعایت کیجاتی ہے کہ جس صورت اور جس طرح سے تمہاری خواہش ہو اُسی طرح قتل کیے جاؤ۔ سقراط نے زہر کھانا پسند کیا وقت مقررہ پر اوسکو زہر دیا گیا اور ایک سو نو برس کی عمر مین زہر کے اثر سے ایسے گران پایہ حکیم نے ہمیشہ کے لئے دنیا کو خیر باد کہا ؎

زہر سقراط کا ناصح کو پلا دیتے ہین اور یوسف سے برادر کو دغا دیتے ہین

سقراط کم خوراک اور خلوت دوست تھا۔ تصنیف و تالیف کیطرف بہت کم التفات کرتا تھا عمر بھر مین کبھی اُسکے قول و فعل مین اختلاف نہین پایا گیا۔

مورخین لکھتے ہین کہ سقراط کے شاگردون کی تعداد بارہ ہزار سے زیادہ تھی ایک دولت مند نے سقراط کی غربت پر طعن کیا۔ اُسنے کہا مین اگر چاہون تو تیرے ایسی زندگی بسر کرسکتا ہون لیکن تو اگر چاہے تو میرے ایسی زندگی بسر نہین کرسکتا۔

ایک مرتبہ کسی مالدار نے کہا کہ سقراط! تو نے دنیاوی نعمتون سے اپنے کو محروم رکھا حکیم نے پوچھا وہ نعمتین کونسی ہین؟ اس نے جواب دیا پاکیزہ گوشت کا کھانا لذیذ شراب کا پینا۔ اچھے اچھے کپڑون کا پہننا خوبصورت عورتون کی صحبت۔

سقراط نے ہنسکر جواب دیا کہ اچھا جاؤ! مین یہ سب نعمتین اُس شخص کو بخشدیتا ہون جو بندرون اور سورون کے مانند ہونا چاہے جو اپنے پیٹ کو مقبرہ حیوانات بنانا چاہے جو بدن کو تباہ اور روح و نفس کی باقی رہنے والی عمارت کو ویران کرنا چاہے۔

سقراط کا مقولہ ہے کہ آدمی مال کا جویان ہے اور مال خود آدمی کو ڈھونڈھتا ہے لیکن کوئی صاحب دولت یہ ہمت نہین کرتا کہ اِس لطیفہ کو سمجھے اور اِس رمز کی حقیقت کو پہچانے

(۲) دنیاوی حیات پر غم کرو اور موت سے خوش ہو کیونکہ ہم مرنے کے لئے زندہ ہین اور حیات ابدی کے لیئے مرینگے حدیث شریف مین ہے لدُوا للموت وابنوا للخراب ؎

مرنے کے لئے ہے یہ ہمارا جینا افسوس کہ اِس جینے پہ ہم مرتے ہین

(۳) مرد کامل وہ ہے جس سے اسکے دشمن مطمئن ہون اور سب سے زیادہ ناقص وہ شخص ہے جس
اسکے دوست تک ڈرتے رہین۔

(۴) کبھی اپنے دوست سے ایک بار بھی اپنی دوستی ومحبت کا اظہار نہ کرو اور نہ اپنی مافی الضمیر سے اسکو آگاہ کرو مگر بقدر ضرورت اس لئے کہ اگر ایک مرتبہ اسکو اپنے مافی الضمیر پر مطلع کر دوگے تو آگے چلکر محبت وخلوص مین تھوڑا سا تغیر بھی وہ دیکھیگا تو تمہارا ازبر دوست دشمن ہو جائیگا۔

سقراط کے چند ملاقاتیون نے پوچھا کہ آدمی کی صحبت سے تم الگ الگ کیون رہتے ہو؟ حکیم نے جواب دیا اگر مین اپنے سے کم درجہ والے کے پاس بیٹھون تو اس کی جہالت سے مجھکو تکلیف ہوگی اگر برابر والے سے صحبت رکھون تو وہ میری حسد کریگا۔ اگر اپنے سے اچھے کا ہم صحبت ہون تو مجھسے غرور وتکبر کا اظہار کرے اس لیے سب سے بہتر ہے کہ خدا ہی سے کام رکھون۔

دیوجانس الکلبی

یہ حکیم زہد وتقوی اور دنیا سے بے تعلقی مین مشہور اور یگانۂ روزگار تھا۔ یہانتک کہ رہنے کے لئے گھر بھی نہین بنایا جہان رات ہوئی بسر کرلی اور بھوک مین جو کچھ ملا بے تکلف کھالیا اور چونکہ بے پروا انتہا سے راستبازی کے علاوہ کلمۂ حق کہہ بیٹھتا تھا لوگون نے دشمنی سے کلبی اس کا نام رکھ لیا اور وہی مشہور ہوگیا۔ ایک روز حکیم کے دوستون نے پوچھا کہ کھانے کا سب سے عمدہ وقت کونسا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ جس کے پاس سب چیزین مہیا اور موجود ہون اس کے لئے تو سب سے اچھا وقت وہی ہے جب اسکو بھوک معلوم ہو اور غریبون کے لئے جب کھانا میسر ہو جائے۔

ارسطاطالیس

نام اور ارسطاطالیس ہیکن مشہور ارسطو ہے۔ باپ کا نام نقوماخش ہے معلم اول اور فیلسوف اکبر افلاطون کے خاص شاگردون مین اسکا شمار ہے

ایک سو آٹھ برس کی عمر میں وفات پائی اور ایک سو بیس کتابیں اسکی تصنیف سے ہیں سکندر ذو القرنین کا وزیر اعظم تھا۔ اس کا مقولہ ہے کہ عالم جاہل کو پہچانتا ہے اس لئے کہ وہ بھی کبھی جاہل تھا مگر جاہل عالم کو نہیں پہچان سکتا کیونکہ وہ کسیوقت عالم نہیں رہا۔

حکایت ایک مرتبہ ارسطو کا قاصد سکندر اعظم کی خدمت میں آیا اور دیر تک چپ چاپ کھڑا رہا سکندر نے کہا پہلے مانس! یا تو کچھ بول میں سنوں یا میں کہتا ہوں تو سُن قاصد نے جواب دیا اے بادشاہ! میں مطیع ہوں اور آپ حاکم ہیں ان دو امور میں سے کسی امر کا اختیار کرنا بھی آپ ہی کی ذات سے وابستہ ہے اور مجھپر اس کی پیروی و اطاعت لازم ہے۔ سکندر نے پوچھا حکیم (ارسطو) کیا کام کرتا ہے؟ قاصد نے کہا جہاد و اتحاد میں کوشش بلیغ سکندر نے پوچھا لوگوں کے ساتھ کیا کرتا تھا کہا تاریک دلوں کو نور حکمت سے روشن کرتا ہے۔ سکندر نے پوچھا حکیم کا لباس ظاہر کیا ہے؟ قاصد نے کہا زہد و تقوی سکندر نے پوچھا اور لباس باطن کیا ہے؟ قاصد نے کہا بڑی بھاری فکر اور ہمیشہ رہنے والا تعجب سکندر نے پوچھا یہ فکر و تعجب کس وجہ سے ہے؟

قاصد نے کہا دو چیزوں سے۔ ایک تو اہل دنیا سے کہ کیونکر دنیا کے فریب میں پھنس گئے ہیں۔ دوسرے تجربہ کار لوگوں سے کہ کس طرح ان لوگوں نے دنیا پر اعتماد کر لیا ہے۔

سکندر نے پوچھا کون کون دنیا داروں سے اسکو زیادہ تعجب ہے۔ قاصد نے کہا اول اُس شخص سے کہ جو کچھ دنیا نے اسکو دیا تھا سب لے لیا اور اُس نے پھر دنیا ہی کی طرف رجوع کیا۔ دوسرے اُس آدمی سے کہ باپ تو اس کا مر گیا اور اُسکو دنیا میں رہنے کی امید باقی ہے تیسرے اُس تونگر سے جو ایسے مال پر خوش ہے کہ اُس کا مال نہیں ہے۔ چوتھے اُن محتاجوں سے کہ ہمیشہ ایسی چیزوں کے نہ پانے پر غم و غصہ کھاتے ہیں کہ اگر اُن سب کے پانے سے بدبختی اور عذاب ابدی میں گرفتار ہیں۔

بقراطیس

حکیم بقراط کا شاگرد ہے۔ اس کا مقولہ ہے کہ شریف علم کبھی دل میں نہیں رہ سکتا جب تک

ناپاک اعمال اِس سے باہر نکلے معائینہ

صائب

یہہ حکیم حضرت ادریس پیغمبر کا بیٹا ہے۔ ایک گروہ اِسکی نبوت کا قائل ہوا جن کو صابی کہتے ہین
صائب کا مقولہ ہے کہ غنی ہونے کی علامت افعال کا اچھا ہونا ہے۔

سقلینوس

یہہ حکیم حضرت ادریس کے شاگردان خاص سے ہے۔ کچھ دنون بلاد ہندوستان کی سیر کر کے فارس
پہونچے۔ حضرت ادریس نے حکیم کو امور شریعت کے ضبط اور احکام دین کی اشاعت کے لیئے
بابل کی طرف روانہ کیا اور اُسی سرزمین مین حکیم کا انتقال ہوا۔
سقلینوس اکثر کہا کرتا تھا کہ مجھکو ان لوگون سے تعجب ہے جو دنیاوی امراض کی ڈر سے عمدہ
چیزین کہانے سے پرہیز کرتے ہین لیکن کوئی صاحب اخروی بیماری سے خوف کر کے جرائم
اور روحانی خطاؤن کو نہین چھوڑتے۔

سولون

یونانی دماغ حکیم افلاطون الٰہی کا نانا ہے۔ قصبہ ایتھنہ عرف مدینۃ الحکما مین پیدا ہوا فصاحت زبان
اور طلاقت لسانی مین اِس حکیم کو ایسا کمال حاصل تھا کہ معاصرین مین کوئی شخص تقریر مین اِسکا مقابل
نہین ہوا۔ ملک والے اِس کے کلام کو مفرح القلوب کہتے تھے آخر عمر مین عوام کی ایذا سے
ڈر کر وطن مالوف کو چھوڑ دیا۔ غریب الوطنی مین انتقال ہوا۔ ساری عمر اپنی تجرد مین گذاری
توکل اور قناعت اُس کی سرشت تھی۔ لوگون نے اُس سے پوچھا کہ سخی کون ہے تلوار سے
تیز کونسی چیز ہے۔ باپ کے قاتل کی سزا کیا ہے حکیم نے جواب دیا سخی وہ ہے جو خود بذل
و عطا کرے اور دوسرے سے نہ لے کاٹنے والی تلوار سے بدتر خود غرضون کی زبان ہے
جو خلائق کو بدی کے ساتھ یاد کرتے ہین اور باپ کو مار ڈالنے والے کی سزا سمجھہ مین نہین آتی
کہ کتنی سخت سزا دیجائے چترپا گولی - فیلسوف حضرت احمد علی رہ عباسی کا مقویات

کہ تلوار سے زیادہ خراب ہجو کرنے والے شاعرون کی زبان ہے۔

اسقلینوس

یہ حکیم اشراف اہل یونان سے ہے حکیم سقراط کے حلقۂ تلامذہ مین علوم حکمیہ کی تحصیل کی جب سقراط نے زہر پیکر دنیا کو خیر باد کہا۔ اسقلینوس حکیم فیثاغورس کی خدمت مین پہونچا اور یہان تھوڑے دنون مین تحصیل علوم سے فارغ ہوکر مرتبہ کمال کو پہونچا۔

اکاسی برس کی عمر مین فوت ہوا اکسٹھ کتابین تصنیف کین۔ مرنے کیوقت سکرات کی حالت مین لوگون نے اُس سے پوچھا کہ دنیا تونے کیونکر بسر کی۔ حکیم نے جواب دیا کہ دنیا مین ضرورت سے آیا۔ حیرت کے ساتھ جیا۔ کراہت کے ساتھ جاتا ہون اور اتنا جانتا ہون کہ مین نے دنیا مین اتنے دنون رہکر کچھ نہین جانا۔

اسقلینوس کا مقولہ ہے کہ بولنے والے کا دل زبان سے موافق ہو تو سننے والے پر اثر پڑتا ہے۔

اومرس شاعر

یہ حکیم ارسطو کا شاگرد ہے حکماء یونان مین مشہور دانشمند ہے کلمات اور قصائد حکمیہ کے کہنے مین کمال رکھتا تھا اسکا مقولہ ہے کہ بات کرنے سے بولنے والے کی قدر جاتی رہتی ہے۔

زینون

یہ حکیم دوستون کی حمایت کرنے مین مشہور تھا اور آخر اُنھی حمایت مین اسکی جان گئی حکیم کے چند مصاحبون نے بادشاہ سے بغاوت کی اور حکیم نے مال و ہتھیار سے ان باغیون کی امداد کی بادشاہ نے حکیم کو گرفتار کرکے باغیون کے نام دریافت کئے حکیم نے اس ڈر سے کہ سچ سچ کہنا پڑیگا اپنی زبان دانت سے کاٹ کر پھینکدی اور اسی صدمہ سے بہتر برس کی عمر مین فوت ہوا۔

مالیس ملطی

یہہ پہلا فیلسوف و حکیم ہے جس نے شہر ملطیہ مین مدرسہ حکمت جاری کیا اسکا مذہب یہ ہے

کہ مبدع اول پانی ہے۔ جمود آب سے زمین متکون ہوئی۔ پانی کے انحلال سے ہوا پیدا ہوئی صفوات آب سے آگ موجود ہوئی اور آگ کے دھوئین سے آسمان تیار ہوا واللہ اعلم۔

سنطیس

ارسطوے الٰہی کا شاگرد ہے۔ ارسطو کے مرجانے کے بعد اسکا جانشین ہوا اور حکمت مشائین کو رواج دینے لگا۔ اس کا مقولہ ہے کہ ظالم سلطان پر بخشندہ مال پر جو غیر معرفت مین خرچ کرے اور اُس فاضل پر جو صاحب الراے ہو حسد مت کرو۔

قولوس

یہ حکیم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہمعصر ہے۔ بعض کہتے ہین کہ یہ حکیم حضرت عیسیٰؑ کے حواریون مین سے ہے قولوس کا مقولہ ہے کہ جو دوست پند و موعظت نہ کرے۔ عیب سے متنبہ نہ کرے اسکو دوست نہ جانو پانچ مرض ایسے ہین جو کسی طرح اچھے نہین ہو سکتے۔ اول حاسد کی حسد دوسرے نئے دولتمند کی نخوت تیسرے مرتبہ ڈھونڈھنے والے کی حرص چوتھے کینہ ور کا کینہ پانچوین اُس کینہ کا جہل مرکب جسکو کچھ علم بھی ہو۔

جاماسپ

یہہ ایرانی حکیم اور بادشاہ گشتاسب کا بھائی ہے۔ لقمان کا شاگرد ہے۔ فن نجوم و رمل مین اسکو کامل مہارت تھی۔ اس کا مقولہ ہے کہ سب سے بڑھکر یہہ مصیبت ہے کہ کسی کریم کو لئیم سے حاجت پڑ جاوے۔

بوذرجمہر

یہہ حکیم دانشمند اپنے زمانہ کا بہت بڑا عالم دانا تھا۔ اکثر عمر بادشاہ نوشیروان عادل کی وزارت مین بسر ہوئی اور جس وسیلہ سے یہ حکیم دربار کسرے مین پہونچا ہے وہ بھی ایک عجیب واقعہ ہے ایک رات کو نوشیروان نے خواب دیکھا کہ ایک سوار اس کی مسند پہ بیٹھا ہوا اُسکے ساغر سے شراب انڈیل انڈیل کر پی رہا ہے۔

صبح کو بادشاہ بستر خواب سے اوٹھا معبّرون سے تعبیر پوچھی لیکن کسی سے یہ عقدہ حل نہین
ہوا بادشاہ کو تردد پڑ گیا کہ کسی طرح عقدہ حل ہونا چاہئے۔ ہر طرف تعبیر بتانیوالون کی تلاش ہونے
لگی نوشیروان کے درباریون مین ایک شخص آزاد سرو نامی تھا۔ اس کا گذر ایک دن شہر کے مکتب
خانہ مین ہوا جہان بوذرجمہر بھی طالبعلمون کے ساتھ پڑھ رہا تھا۔
آزاد سرو نے معلّم سے پوچھا کہ آپ کو فن تعبیر سے کچھ واقفیت ہے اُسنے کہا نہین اتنے مین بوذر
جمہر بول اُٹھا کہ تم خواب بیان کرو شاید اس کی تعبیر میرے ذہن مین آجائے۔ سرو آزاد نے
سارا خواب بے کم و کاست بیان کر دیا۔ بوذرجمہر نے تھوڑی دیر تامّل کرکے جواب دیا کہ اس
خواب کی تعبیر سوائے بادشاہ کے کسی کے روبرو نہین کہی جا سکتی آزاد سرو اس نوعمر حکیم کو لیکر
بادشاہ کی خدمت مین آیا۔ بادشاہ بوذرجمہر کو خلوت مین لایا اور تعبیر پوچھی۔ بوذرجمہر نے جو
تعبیر بتائی اُسکو فردوسی طوسی نے شاہنامہ دو شعرون مین نہایت خوبی سے منظوم کر دیا ہے

بدو داد پاسخ کہ در خان تو | میان بتان شبستان تو
یکے مرد برناست از خویشتن | بآرائش جامہ کردست زن

بوذرجمہر نے کہا اگر بادشاہ کو کچھ شک ہو تو تمام کنیزون کو طلب فرما کر حکم دے کہ ایک
ایک کنیز سامنے سے گذر کرے بادشاہ نے فوراً فرمان صادر کیا اور آخر کار اُن جوان عورتون
مین ایک نوجوان مرد ظاہر ہوا۔
نوشیروان بوذرجمہر کی کم عمری کیساتھ اُس کی اس عقل و فراست سے نہایت خوش ہوا اور
اس خوشی مین انعام و اکرام دیکر حکیم کو بھی اُس نے خوش کر دیا اور پھر ایک معزز ملازمت پر متمائز
کیا حکیم کا ستارۂ بخت اوج گرا ہو چکا تھا وہ منازل ترقی کو طے کرتا ہوا مرتبہ وزارت پر جا پہونچا۔
ایک روز نوشیروان عادل نے حکماء دربار سے استفسار کیا کہ ملک کی اصلاح کن کن چیزون سے
ہے۔ ہر حکیم نے مصلحت رائے دی جب بوذرجمہر کی باری آئی اُس نے کہا ملک نہین بلکہ سارے
عالم کی اصلاح گیارہ باتون پر ہے

(۱) اول شہوت و غضب سے بچنا (۲) سچائی (۳) مشورہ (۴) شریفون کی عزت (۵) قیدیون
کی تفتیش (۶) طرق دشوارع کی پاسداری (۷) اندازہ کے ساتھ سزا دینا اور جرائم کا معاف
کرنا (۸) لشکر اور آلات حرب کا آراستہ رکھنا (۹) عشائر اور ممبران خاندان کا اکرام (۱۰) وزراء
خواص بارگاہ اور خدام کی خبرداری اور سب کے حالات کی مخفی تفتیش (۱۱) جاسوس کی تعیین
بوذرجمہر کی نصیحت ہے کہ بادشاہ کو چار چیزون سے دور رہنا چاہئے اور انہین سے دور رہنے
مین اسکی اصلاح و بہتری ہے (اوّل) غصّہ نہ کرے کیونکہ غصّہ کرنا عاجزون کا کام ہے۔ اور
بادشاہ عاجز نہین ہے (دوسرے) جھوٹ نہ بولے اس لئے کہ جھوٹ بولنا کسی امید یا کسی خوف
کے سبب سے ہوتا ہے اور بادشاہ کا مرتبہ اس سے بلند تر ہے (تیسرے) یہ کہ روپے پیسے مین
بخیلی نہ کرے کیونکہ بخل بیم و احتیاج سے ہوتا ہے اور سلطان اس سے دور ہے (چوتھے)
قسم نہ کھائے کیونکہ قسم رفع تہمت کے لئے کھائی جاتی ہے۔

بوذرجمہر کے وصیت نامہ مین لکھا ہے کہ اے میرے عزیزو! مخالفان کینہ جو اور دشمنان
عناد خو نے میرے ساتھ طرح طرح کی دشمنیان کین اور مدت دراز تک مجھے تکلیف پہونچانے کے
درپے رہے لیکن عمر بھر مین اپنی نفس سرکش سے زیادہ دشمن مین نے کسی کو نہین پایا۔ اس لئے
کہ بعض چیزون کی خواہش اور بعض کی نفرت نے مجھکو تباہ کرکے چھوڑا۔ مین نے میدان جنگ
مین شیرون نبرد سے جنگ کی اور کوئی مجھپر غالب نہین ہوا جیسا کہ خراب ساتھی نے مجھکو مغلوب
کرلیا کیونکہ وہ میرے تمام رازون پر مطلع ہو گیا تھا۔ مین نے عمدہ سے عمدہ نفیس کھانے کھائے۔
خوبصورت سے خوبصورت نازنینان پری جمال کے ساتھ ہم آغوش و ہم صحبت رہا۔ لیکن صحت
ایسا مزہ کسی مین نہین پایا ؎

تندرستی ہزار نعمت ہے   تنگدستی بھی ہو اگر غالب۔

صبر سقوطری تمام دواؤن مین بدمزہ اور کڑوی ہے۔ مین نے اسکو بھی کھایا اور انواع و اقسام
کے بدمزہ شربت اور تلخ دوائین پی لیکن فقر و پریشانی سب سے زیادہ تلخ ہے مین زور آوران

قوی بازو سے دوچار ہوا اور بہادران سرکش سے دست و گریبان ہوا لیکن کسی کو بے حیا عورت سے زیادہ غالب نہین پایا۔

قادر اندازہ دشمنون نے مجھپر تیرون کی بوچھار ماری۔ حاسدون کے ہاتھون سے نیزون کی مارین نے کھائی مگران مین سے بدزبانی سے تیزکوئی نہین تھی ؏ انچہ زخم زبان کند با مرد + زخم شمشیر جانستان نکند ؏ جراحات السنان لہا التیام + ولا یلتام ماجرح اللسان۔

حکیم بید پا

یہہ حکیم قوم برہمن سے اور ہندوستان کے اکابر حکمار مین ہے۔ کتاب کلیلہ دمنہ اسکی تصنیف ہے اور یہ کتاب حکیم نے رای داشلیم کے نام پر لکھی ہے۔

ہبوط آدم علیہ السلام سے ۵۳۹۵ھ مین یہہ حکیم دنیا سے رخصت ہوا۔ اس حکیم کا مقولہ ہے کہ ہمنا نے چار ہزار کلمات حکمت جمع کئے تھے جن مین سے فقط چار کو ہمنے اختیار کیا اُن مین سے دو تو یاد رکہنے کے قابل ہین جن کو کبہی بھولنا نہین چاہئے اور وہ دونون اللہ اور موت ہے۔

دو کا بھولجانا اچھا ہے جن کو یاد نہین رہنا چاہئے۔ ایک تو احسان جو دوسرون کے ساتھ کرے دوسرے بدی جو دوسرون سے اپنے کو پہونچے۔

بیاس

اس حکیم کا نام باسدیو ہے۔ یہ بہت بڑا عالم اور حکماے ہندوستان مین نہایت دانشمند شمار کیا جاتا ہے۔ ہندوؤن کی چار مذہبی کتابین رگ بید۔ یجر بید۔ سام بید۔ اتھربن بید اسی کی ترجمہ کی ہوئی ہین۔

حکیم بیاس کے عجیب معتقدات مین سے یہ ہے کہ زمانہ کی گردش کا مدار چار دور پر ہے اور ہر دور کا ایک نام ہے۔

پہلا دور رتجگ ہے اس کی مدت سات لاکھ اڑتالیس ہزار سال ہے۔ اس دور مین باشندگان

عالم کے اوضاع و اطوار صلاح و تقوے پر ہونگے اور وضیع و شریف امیر غریب سب مرضیات الٰہی پر چلینگے۔ آدمی کی عمر طبعی ایک لاکھ سال ہوگی۔

دوسرا دور ترتیا ہے۔ اس کی مدت بارہ لاکھ چھیانوے ہزار سال ہے۔ اس دور کے آدمیون کے اطوار و عادات چار حصہ مین سے تین حصہ مرضی الٰہی کے موافق ہونگے اور عمر طبعی بارہ ہزار سال ہوگی۔

تیسرا دور دوآپر ہے اس کی مدت آٹھ لاکھ چونسٹھ ہزار سال ہے۔ اس دور کے آدمیون کی اطوار چار مین دو حصہ اچھے ہونگے اور عمر طبعی ہزار سال ہوگی۔

چوتھا دور کلجگ ہے اس کی مدت چار لاکھ بتیس ہزار سال ہے۔ اس دور کے لوگون کے اطوار و خصائل چار مین ایک اچھے ہونگے اور عمر طبعی ایک سو بیس برس ہوگی۔ کلجگ کے بعد دنیا مین انقلاب عظیم ہوگا اور پھر از سر نو ست جگ کا دورہ شروع ہوگا۔

فائدہ

اسوقت کہ ۱۳۲۱ہجری ہے دور کلجگ سے چار ہزار نوسو ستر برس گذر چکے ہین حقیقت یہ ہے کہ زمانہ کی گردش کا حال اور آسمان و زمین کے ادوار کی کیفیت بذریعہ تحقیق کے وہی شخص جان سکتا ہے جو قدرت الٰہی اور مشیت ایزدی سے باخبر ہو حالانکہ یہ صریحی قدرت بشری اور طاقت انسانی سے خارج بات ہے کہ انسان قدرت الٰہی پر مطلع ہوجائے یہی وجہ ہے کہ ہر فرقہ اپنے فہم و قیاس کے مطابق مختلف بات کہتا ہے لیکن اصل و حقیقت تک کوئی نہین پہونچتا ہ

حدیث از مطرب و مے گو و راز دہر کمتر جو ۔۔۔ کہ کس نکشود و نکشاید بحکمت این معما را

حکمائے اسلام

ملت اسلام مین فلاسفہ اور حکماء کا ظہور ۲۸۹ہجری خلیفہ معتضد عباسی رحمہ اللہ کے عہد سے شروع ہوا ہے۔ سب سے پہلا حکیم و فیلسوف ابو نصر محمد ترخان فارابی ہے۔ اس

دانشمند متبحر نے فن حکمت کو یونانی زبان سے عربی مین ترجمہ کیا۔ اسیوجہ سے اسکو معلم ثانی کا
خطاب ملا۔ ٣٤٤ھ ہجری مین حکیم نے سفر حج کیا اور راستہ مین ڈاکوؤن یعنی قطاع الطریق کے
ظالم ہاتھون سے ایسی بے بہا جان شہید ہو کر ضایع ہو گئی۔
حکیم کا مقولہ ہے کہ مرض امراض کی اولاد ہین۔ امراض خلط کی اولاد ہین۔ خلط غذا کی اولاد
ہے۔ غذا نباتات کی اولاد ہے۔ نباتات زمین کی اولاد ہے اور ہر چیز اپنے اصل کی طرف
پھر جاتی ہے۔

شیخ شہاب الدین مقتول

مشائین اور اشراقیین دونون کے مسلک سے ان کو پوری واقفیت تھی اور یہہ شیخ
شہاب الدین سہروردی رحمہ اللہ کے بھانجے ہین
شیخ مقتول نہایت محتاط۔ قلندر صفت۔ سادہ وضع اور عاشق مزاج تھے۔ ایک روز کا
کا واقعہ ہے کہ شیخ کا ایک دوست ہرن کا بچہ تحفہ لایا اور ان دنون آپ ایک پری جمال پر
عاشق تھے۔ آپ نے کیا کیا کہ آہو بچہ کو ایک مرغزار مین چھوڑ دیا اور فرمایا کہ یہ میری
معشوق سے مشابہت رکھتا ہے ظلم ہوگا اگر اسپر جفا کیجائے ؎

سرو سہی یا ماہ تمامت خوانم افتادہ ام بداست خوانم

شیخ کے الفاظ اور شعر کسی نے ان کی معشوق کو جا سنائے۔ اُس نے شیخ کو عتاب آمیز خط
لکھا کہ تم نے یگانگی کے دائرہ سے قدم آگے بڑھایا؛ ور مذہب عشق سے مرتد ہوگئے۔ کیونکہ
اب معشوق کا شبیہہ بھی پیدا کر لیا ہے۔ واللہ! اگر عاشق اُس چیز سے واقف ہو جائے
جس سے اُسکا معشوق مشابہت رکھتا ہے یا اُس سے حسن معشوق کو کسقدر مساوات ہو تو
اُس سے اعراض لازم ہے۔
شیخ سمجھ گئے کہ الزام قوی ہے۔ اب ان کا عشق ایک درجہ سے دسوین درجہ پر پہونچ گیا
جب شیخ کا گذر حلب مین ہوا۔ ملک ظاہر بن صلاح الدین بادشاہ کو شیخ سے بیحد عقیدت

ہوگئی۔ بادشاہ کی عقیدت مندی سے فقہا کو حسد پیدا ہوا۔ ملک صلاح الدین کو لکھا کہ
شہاب الدین ملت اسلام مین فساد پیدا کر رہا ہے۔ آخر ان بیجا اور مفسدانہ شکایت
کا یہ اثر مترتب ہوا کہ ۵۸۶ھ ہجری مین بادشاہ کے حکم سے شیخ کو قتل کر دیا گیا۔ شیخ کا مقولہ ہے
کہ نااہل کے لئے حاجت کا فوت ہونا اسکی طلب سے بہتر ہے۔ (۲) خاموشی اخلاق کی سردار ہے

حکیم بوعلی سینا رح

بوعلی حسین نام۔ شیخ الرئیس لقب ہے اور خود اکابر حکما و فلاسفہ سے ہین۔ انکے باپ عبداللہ
بن سینا عمال بلخ مین بہت معزز اور ذی وجاہت بزرگ تھے۔ امیر نوح سامانی کے
عہد حکومت مین بلخ سے بخارا آئے۔ اور وزراے امیر نے کسی مہم پر اُن کو افشنہ
نامی ایک قریہ مین بھیجدیا۔ یہان انھون نے ایک خوبصورت عورت سے جسکا نام ستارہ
تھا نکاح کر لیا۔ اور اسی عفیفہ عورت کے بطن سے ۳۷۰ھ صفر کے مہینہ مین حکیم بوعلی
سینا جیسا یکتاے دہور فلسفی پیدا ہوا جسکے مبارک نام سے علمی دنیا کا بچہ بچہ واقف ہے
شیخ نے پانچ سال کی عمر مین پڑھنا شروع کیا۔ ازبسکہ فطرت الٰہی نے حکیم کی طبیعت مین
رشد اور قوت قابلیت ودیعت رکھی تھی تھوڑے ہی زمانہ مین اُنکو اکثر علوم پر عبور
ہوا۔ اٹھارہ برس کے سن مین علوم معقول و منقول سے فراغت حاصل کر لی اور اتنی ہی
عمر مین شیخ کی قابلیت و تبحر کا اطراف عالم مین ڈنکا بج گیا۔

ایام تحصیل مین کبھی شیخ پر نیند کا غلبہ نہین ہوا۔

جس وقت شیخ بخارا مین مطالعہ کتب مین مشغول تھے بادشاہ کو سخت مرض لاحق ہوا اطبا
نے معالجہ سے تنگ آکر صاف جواب دیدیا اور آخر مین شیخ کے معالجہ سے بہت جلد
اسکو صحت ہوئی۔ پھر کیا تھا مراحمت سلطانی اور مراحم خسروانی نے اُن کو مالا مال کر دیا۔
بادشاہ کے کتبخانہ مین متقدمین و متاخرین کی تمام کتابین فراہم تھین۔ مقرب بارگاہ
ہو جانے کے بعد شیخ کو اچھا موقع ملا اور ایک عرصہ تک اس کتبخانہ عظیم سے مستفید

ہوتے رہے۔

اتفاقًا ایک روز کتب خانہ مین آگ لگی اور نئی پرانی جتنی کتابین تہین سب ملکر خاکستر ہوگئین ملازمان بادشاہ نے شیخ پر اتہام لگایا کہ اونھون نے خود کتب خانہ مین آگ لگادی۔ اس غرض سے کہ کتابون کے ضائع ہوجانے کے بعد فلاسفہ متقدمین کے علوم وفنون اور تصنیف وتالیف کو اپنی طرف منسوب کرین۔

شیخ بخارا سے برخواستہ خاطر ہوکر خوارزم شاہ کے سایۂ دولت مین آکر پناہ گزین ہوئے۔ اور علی بن مامون نے نہایت احترام کے ساتھ شیخ کو اپنی مصاحبت مین لیلیا۔

شیخ کے سوائے ابوسہل مسیحی۔ ابوریحان منجم۔ ابوالفرغراف اور ابوالخیر خمار وغیرہ مشاہیر بھی خوارزم شاہ کے دربار مین موجود تہے۔

جب ان مشاہیر کے فضل وکمال کا آوازہ سلطان محمود غزنوی کے کانون تک پہونچا۔ اُس نے ان سب لوگون کو خوارزم شاہ سے طلب کیا۔

ابوریحان اور ابوالخیر نے تو غزنین جانا پسند کیا لیکن شیخ اور ابوسہل یہ سننے کے ساتھ ہی کہ سلطان محمود نے طلب کیا ہے خوارزم سے بھاگ نکلے۔

ابوسہل تو اسی بیابان نوردی مین فوت ہوا۔ شیخ دشت پیمائی کرتے ہوئے محنت جان کاہ کے ساتھ جرجان پہونچے۔ جرجان والون نے مدت تک شیخ کی طبابت اور حذاقت سے فائدہ اُٹھایا۔

عجیب اتفاق کہ یہان حاکم جرجان قابوس کا بھانجا بہت بیمار تھا۔ لوگ اس کی صحت سے مایوس ہوچکے تھے۔ اطبا نے بلا تشخیص معالجہ سے ہاتھ کھینچ لیا تھا ایسی حالت مین قابوس نے شیخ کو بلایا۔ اونھون نے مریض کا قارورہ ملاحظہ کیا۔ نبض دیکھی۔ اُسکے احوال واطوار پر غور کیا۔ آخر یہ تشخیص کی کہ اس مریض کو سوائے عشق کے کوئی بیماری نہین ہے ہرچند جوان بیمار انکار ہی کرتا رہا مگر شیخ یہی کہتے رہے کہ یہہ صرف مریض عشق ہے شیخ

فرمایا میرے سامنے کسی ایسے شخص کو لاؤ جو شہر بھر کے محلون کے نام جانتا ہون قابوس نے ایک بڑا سنے محتسب کو پیش کیا۔ شیخ نے مریض کی نبض پر ہاتھ رکھکر محتسب کو حکم دیا کہ ہر ہر محلہ کا نام لیجیو۔

محتسب نے نام لینے شروع کئے جب اُس محلہ کا نام آیا جس مین مریض کا معشوق تھا نبض مین اختلاف واقع ہوا۔ شیخ نے فوراً محتسب کو روک کر کہا کہ اب اس محلہ کے ہر ایک مکان کا نام لو۔ محتسب نے نام لینا شروع کیا جب مریض کے معشوقہ کے قیام گاہ کی نوبت آئی اُسکی نبض مین اور زیادہ تغیر ہوا۔ شیخ نے محتسب کو روک کر قابوس سے فرمایا کہ اب ایسی شخص کو حاضر کیجئے جو اس مکان کے رہنے والون کے نام جانتا ہو۔

حیرت زدہ قابوس نے حسب الحکم ایسے ہی شخص کو لا حاضر کیا۔ شیخ نے فرمایا کہ فلان مکان مین جتنے رہنے والے ہون ایک ایک کرکے سب کا نام لیجیو۔

آخر جب بیمار کے معشوق کا نام آیا اسکے نبض و بشرہ پر فاحش تغیر ظاہر ہوا اور چہرہ کا رنگ اُڑگیا۔ یہ دیکھکر اور اپنی تشخیص کو سچی پاکر شیخ نے قابوس سے کہا کہ آپ کے بھانجے کا علاج فلان عورت کے وصال پر منحصر ہے۔ قابوس جو پہلے ہی سے حیرت کا پتلا بنا ہوا تھا شیخ کی کمال دانائی پر عش عش کرگیا۔ اور کئی دن کے بعد اسکا بھانجا صحیح ہوکر سیر کرتا نظر آیا۔

جب شیخ علیہ الرحمہ سلطان محمود کے خوف سے بھاگ نکلے سلطان نے اُن کی متعدد تصویرین کھچوا کر حکام اطراف کے پاس بھیجدی اور حکم دیا کہ یہ شخص جسکی حکومت مین ظاہر ہو فوراً پابجولان غزنین مین حاضر لائے چنانچہ ایک تصویر اور ایک ایسا ہی حکمنامہ قابوس کے نام بھی تھا۔ شیخ قابوس کے نوجوان بھانجے کے معالجہ کی غرض سے اسکے مکان پر آئے تو اس نے صورت دیکھتے ہی کہدیا کہ ہو نہو آپ بوعلی سینا ہین۔ شیخ کو بھی اقرار ہی کرتے بن پڑا۔ قابوس یہ سنکر فرط مسرت سے اچھل پڑا مسند پر اپنے داہنی جانب جگھ دی اور شیخ کی عزت و توقیر مین کوئی دقیقہ اُٹھا نہین رکھا۔ اسکے بعد یہ حکیم ہمدان مین آیا۔

شمس الدولہ بن فخر الدولہ حاکم ہمدان مرض قولنج مین گرفتار تھا۔ شیخ کے علاج سے اُسکو صحت ہوئی اور اِس خوشی مین اِس نے اپنے محسن کو مسند وزارت پر بٹھلا دیا۔ انھین ایام مین شیخ نے اپنی کتاب شفا کی طبیعات اور اول قانون تصنیف کیا۔

ہمدان مین شیخ کا معمول تہا کہ اول شب طلبہ کو علوم مختلفہ کا درس دیتے تھے۔ اِسکے بعد شہر کے علما شیخ کی مجلس مین استفادہ کی غرض سے حاضر ہوتے تہے۔ نصف شب جب ہوتی تہی مغنی۔ گوئے اور سازندے اور اصحاب نشاط و عشرت جمع ہوتے تہے کبہی کبہی خاص خاص لوگون کے ساتھ شیخ شراب کا استعمال بہی کرتے تہے۔

جب شمس الدولہ کا آفتاب عمر غروب ہوا۔ اکابر شہر نے اُسکے بیٹے کو تخت سلطنت پر بٹھایا کاروبار وزارت شیخ کو تفویض کرنا چاہا۔ شیخ نے وزارت کا کام لینے سے سخت انکار کیا اور بادشاہ کی ڈر سے ابو علی بن عطار کے مکان مین چھپ رہے اسی زمانہ اختفا مین شیخ نے کتاب شفا کی الٰہیات کو تمام کرکے منطق شفا کی ابتدا کی باین ہمہ بادشاہ وقت سے چھپنا اور اُسکے ملک مین رہنا دشوار ہے۔ آخر الامر شیخ کو گرفتار کرکے کسی قلعہ مین قید کر دیا گیا۔ قیدخانہ مین شیخ نے منطق شفا کو ختم کیا۔ تھوڑے دنون قید کی مصیبت جھیلکر ابن کاکویہ حاکم اصفہان کی شفارش سے قیدخانہ سے رہائی ہوئی اور اِسوقت ادویہ قلبیہ تصنیف کرکے قرآن مجید حفظ کیا اور قرآن مجید کا حفظ کرنا شیخ کے سنّی المذہب ہونے کی دلیل ہے۔

قیدخانہ سے نکلکر شیخ نے صوفیون کا بھیس بدلا اور طبرستان پہونچے۔ علاء الدولہ حاکم طبرستان شیخ کے علم و فضل سے واقف تھا۔ اُس نے خوب ہی آؤ بھگت کی اور آخر کار شیخ کو عہدۂ وزارت سے امتیاز بخشا۔

جسوقت سلطان محمود ابن محمد غازی نے ابو سہل ہمدانی کو عراق کا حاکم کیا ابو سہل اور علاء الدولہ کے درمیان کچھ مناقشہ تھا۔ مناقشہ کی نوبت مقابلہ کی پہونچی اور میدان ابو سہل کے

ناصر را ابو سہل فتح پا کر غارت کرتا ہوا اصفہان آیا اور شیخ کی تمام کتابین اور کل مال و اسباب لوٹ پاٹ کر لے گیا۔

ہر چند کہ شیخ الرئیس اپنے زمانہ کے تمام علماء و حکماء کے اوستاد اور سرتاج تھے حکماے وقت ان کو امام تسلیم کر چکے تھے اور اس مین کچھ شبہہ نہین کہ حکماء اسلام مین سواے محمد ابو النصر فارابی کے کوئی شخص شیخ کے مقابل کا نہین ہوا۔ لیکن شرہ مجامعت شیخ پر غالب تھی یہ روش طریق حکمت کے بالکل منافی تھی۔ کثرت جامعت سے شیخ کو مرض قولنج عارض ہوا۔ قولنج کے دفعیہ کے لئے شیخ نے ایک دن مین سات بار حقنہ کیا۔ قولنج تو تھا ہی اب دوسرا ناپاک مرض صرع (مرگی) پیدا ہوا۔ مرض صرع کے ساتھ اور بہت سے امراض مختلفہ مہلکہ پیدا ہو چلے۔

شیخ کو معلوم ہو گیا کہ اب صحت ناممکن ہے۔ اس لئے معالجے سے دستکش ہو گئے۔ پھر غسل کیا۔ تمام منہیات اور اپنی گناہون سے توبہ کی۔ مال اسباب روپئے پیسے کے قسم سے جو کچھ تھا فقرا و مساکین پر تقسیم کر دیا۔ غلامون کو آزاد کر دیا اور تلاوت قرآن مجید مین مشغول ہو گئے۔

آخر "اینما تکونوا یدرککم الموت" کا وقت آہی گیا یعنی ختم قرآن کے بعد سنہ ۴۲۸ہجری رمضان المبارک کے مہینہ مین جمعہ کے روز امام فلاسفہ شیخ الرئیس بو علی سینا رحمہ اللہ نے دنیا کو خیرباد کہکر فردوس برین کی راہ لی۔ شیخ کی سال ولادت۔ سال وفات اور سال تکمیل علوم اس قطعہ سے معلوم ہو جاتی ہے۔

حجۃ الحق ابو علی سینا در شجع آمد از عدم بوجود ۳۷۳ در شفا کرد کسب جملہ علوم ۳۸۱ در تکز کرد این جہان پدرود

بعض مورخین نے لکھا ہے کہ شیخ نے اپنی عمر کے آخر حصہ مین قرآن مجید حفظ کیا۔ شیخ کی مبارک زندگی کا ایک زمانہ ایسا بھی تھا کہ بعض متعصبین ان کو زندیق و ملحد کا لقب دیتے تھے اور بعض تکفیر کرتے تھے شیخ نے ان بے اصل الزامون کے جواب مین ایک درد انگیز رباعی لکھی

کفر چو منے گزاف و آسان بنود | محکم تر از ایمان من ایمان بنود
در دہر چو من یکے و آنہم کافر | پس در ہمہ دہر یک مسلمان نبود

شیخ مین اور سلطان ابو سعید ابو الخیر مین اکثر مناعرہ اور مشاجرہ ہوا کرتا تھا چنانچہ ایک مرتبہ شیخ نے یہ رباعی لکھکر سلطان کی خدمت مین بھیجی ؎

مائیم بفضل حق تولا کردہ | وز طاعت و معصیت تبرا کردہ
آنجا کہ عنایت تو باشد باشد | ناکردہ چو کردہ کردہ چون ناکردہ

سلطان نے اسکے جواب مین یہہ رباعی لکھی ؎

اے نیک نکردہ و بدیہا کردہ | وانگاہ خلاص خود تمنا کردہ
بر عفو مکن تکیہ کہ ہرگز نبود | ناکردہ چو کردہ کردہ چون ناکردہ

شیخ کے بیش بہا اقوال اور منظومات و مصنفات جن مین قانون و شفا زیادہ مشہور ہے۔ آفتاب نصف النہار کی طرح روشن ہین۔

شیخ کا مقولہ ہے کہ طبیعت کی مثال مدعی کی سی ہے۔ بیماری مثل دشمن کے ہے۔ علامتین مثل گواہون کے ہین۔ نبض و قارورہ ثبوت کے حکم مین ہین یوم البحران یوم القضا ہے مریض متوکل ہے اور طبیب قاضی ہے (۲) جس شخص نے علم حاصل کیا اور اسکے علم نے اسکے اخلاق کو پاکیزہ نہ بنایا تو آخرت مین وہ سعادت سے محروم رہے گا۔ (۳) تمام سعادتون کی تکمیل مکارم اخلاق سے ہے جس طرح کہ درخت میوہ کے آجانے سے پورا ہو جاتا ہے۔

ابو نصر محمد بن محمد فارابی کی وفات اور شیخ الرئیس کی ولادت مین تین ۳ سال کا فرق ہے۔

حنین بن اسحاق مترجم

یہہ بغداد مین پیدا ہوئے۔ شام مین نشو و نما پائی۔ خلیفہ مامون رشید عباسی اور امیر المومنین معتصم باللہ عباسی کے عہد خلافت مین بہت مشہور و معروف تھے۔ ارسطو اور افلاطون کی کتابون کا

انہین نے عربی مین ترجمہ کیا۔ یونانی لغت کو عربی و سریانی مین ہی حکیم نے نقل کیا اور اسی وجہ سے اس کا لقب مترجم مشہور ہوا۔

اس کا مقولہ ہے کہ جس شخص نے دنیا کی ذلت و خواری سے ڈرکر دنیا سے پرہیز کیا وہ اُخروی دولت اور اخروی سعادت نہین پاسکتا۔

اسحاق بن حنین

یہہ خلیفہ مکتفی باللہ عباسی رح کے ندیم تہے۔ علم طب اور احکام طب مین ان کو کمال تہا کتاب جوہر لطیف انہین کی تصنیف ہے

ثابت بن قرہ

خلیفہ معتقد عباسی کو ان سے خاص عقیدت تہی۔ غالبًا خلیفہ کے معتقد ہونے کی یہہ وجہہ ہو کہ اسنے حکیم سے علوم فلسفہ ہندسہ اور نجوم مین کچہ پڑہا تہا۔ کتاب ذخیرۃ الملوک جو علم طب مین نادر کتاب ہے اس حکیم کی تصنیف ہے۔

یہ کتاب میرے والد ماجد علامہ محمد اعظم چریاکوٹی کے کتب خانہ مین موجود ہے۔

محمد بن ذکریا رازی

یہہ پیشہ آبائی کے لحاظ سے رنگریز تہے۔ آخر کار رنگریزی کا پیشہ ترک کرکے علم اکسیر مین معروف ہوئے یہانتک کہ ان کی آنکہون مین ضعف اور کچھ نقص پیدا ہوگیا۔ علاج کی غرض سے طبیب کی خدمت مین آئے۔ طبیب نے کہا پہلے پانچ سو دینار میرے سامنے دہر دو تب مین معالجہ مین ہاتہہ لگاؤنگا۔ حکیم کو مجبورًا مبلغ مذکور دینا پڑا جب آنکہین صحیح ہوگئین طبیب نے کہا کہ یہ اکسیر جو ہم کرتے ہین نہ وہ فضول جس مین تم اپنی اوقات عزیز کو رائگان کر رہے ہو۔ یہ بات حکیم کے دل مین کہپ گئی اور فورًا علم اکسیر سے ہاتہہ اٹہاکر فن طب کی تحصیل مین مشغول ہوئے اور اس مبارک علم مین ایسی مہارت حاصل کی کہ یادگار زمانہ طبیب ہوئے اور دنیا مین انکی تصنیفین یادگار رہ گئین۔

ابو عثمان دمشقی

لغت عربی و سریانی مین فصیح اور مسلم الثبوت استاد تہے۔ کتب متقدمین کا تتبع بہت کرتے تہو
انکا مقولہ ہے کہ عقل نفس کی صفائی اور جہل نفس کی کدورت کا سبب ہے۔

علی بن زید طبری

علم نجوم و طب مین کوئی ان کا مثل نہین تھا۔ تصانیف اُن کی بہت ہین۔ منجملہ
اُنکے فردوس الحکمت ہے جسکے مطالعہ سے حکیم کے تبحر علمی کا اندازہ ہوسکتا ہے۔

ابو الخیر بنیام

فن طب مین بہہ بڑے پایہ کے اُستاد تہے۔ اطبائے زمانہ اور اعلام روزگار ان کو
محمود الارض اور بقراط ثانی کے خطاب سے یاد کرتے تہے۔
یہہ عجیب بات اُن کے خصوصیات مین تہی کہ جب کوئی مفلس یا غریب بلاتا تھا تو اُسکے
گہر تک پاپیادہ جاتے تہے اور جو کوئی تونگر یا امیر شہر طلب کرتا تو بلا سواری چوکہٹ
سے باہر قدم نہین رکہتے تہے۔
اتفاقًا ایک روز سلطان محمود غزنوی نے طلب کیا اور سواری کے لئے اپنا
خاص ترکی گہوڑا روانہ کیا۔
گہوڑا از بس شریر تھا حکیم صاحب سنبہال نہ سکے راستہ مین گہوڑے سے گر کر جان بحق
تسلیم ہوئے۔

ابو سہل

علم طب مین ان کی نمایان تصنیفین ہین۔ اور ایک کتاب علم تعبیر مین ہے۔ جو خوارزم
شاہ کے واسطے ترتیب دی تہی۔

ابو عبد اللہ بابلی

حکیم اور علوم شریعت کے ماہر تھے۔ ایک عالم اُن کی خوش اخلاقی پر فریفتہ تہا۔ بابلی حکیم کی تصنیف

سے ایک مختصر رسالہ تحقیق وجود مین ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ الٰہیات مین اُن کو خاص
کمال تھا۔ ایک اور رسالہ علم اکسیر مین اُن کی تصنیف ہے۔ جسکا ذکر شیخ الرئیس نے اپنی
تصنیف مقتضیات الحکمت مین کیا ہے۔
اِس حکیم کا مقولہ ہے کہ نفس شریف کے جوہر سے بحث و تفتیش کرنی واجب ہے۔ اور
جس چیز کے جلد ضائع ہوجانیکا خوف ہو اُسکا ذخیرہ کرنا بیفائدہ ہے۔

الفرج بن طیب جاثلیق

زبان عربی سریانی اور یونانی کے عالم تھے۔
شیخ الرئیس نے اپنی کتاب مین اعتراف کیا ہے کہ الفرج علم طب مین سب کا استاد ہے
کتاب المباحث ان کی تصنیف ہے۔ اسکے علاوہ دوسری تصانیف بھی ہین جن کو
بعضے مورخین نے بالتعیین اپنی کتابون مین لکھا ہے۔

ابو علی بن ہیثم ختلی

نہایت متورع اور عابد و زاہد تھے۔ ہر کام اور ہر بات مین شریعت کا پاس و لحاظ رکھتے تھے۔
علم اخلاق مین اُن کی تصنیف ایک عمدہ مختصر رسالہ ہے جسکے بارہ مین اکثر علما کا خیال ہے
کہ ویسی کتاب آجتک کسی نے نہین لکھی۔ حکیم ختلی کا مقولہ ہے کہ انسان ایسے شخص سے دور رہنے
پر مجبور ہے جو اُس سے نزدیک ہونا چاہے اور اوس آدمی سے نزدیک ہونے پر مجبور ہے جو اِس سے
دور رہنا چاہے۔

اسمٰعیل ہروی

اِن کے مدرسہ مین ابو نصر فارابی کی تمام کتابون کا درس ہوتا تھا۔ اشعار و تصانیف انکے
بہت ہین اور انکے سب شاگرد فاضل و حکیم ہوئے۔

ابو القاسم

نام انکا عبد الرحمٰن بن ابی صادق ہے۔ بقراط ثانی خطاب ہے۔ مولد ان کا نیشاپور ہے

اسّی برس کی عمر مین انتقال فرمایا۔ اِس حکیم کا مقولہ ہے کہ درحقیقت طبیب وہ شخص ہے
جو فضائل و کمالات سے اپنی نفس کا معالجہ کرے۔ امور دینیہ مین اپنی ہر مضرت کا لحاظ رکہے
تب معالجہ اجسام کی طرف متوجہ ہو ہیں جس شخص نے بغیر نفس کا علاج کئے علاج جسم کیطرف
رجوع کیا وہ مرض کے اسفل السافلین طبق مین چلا جائے تو عجب نہین ہے۔

عمر خیام نیشاپوری

لغت فقہ تاریخ اور حکمت مین ان کو کمال تہا۔ فن طبیعات اشعار عربی فارسی مخصوص رباعیات
مین بے مثل و نظیر تہے حکیم ابوالحسن انبری ان کے اُستاد تہے۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے
زمانہ مین موجود تہے۔ کچہ دنون ملک شاہ سلجوقی کے ندیم تہے۔ صاحب مجمع النوادر
نے اپنی کتاب مین لکہا ہے کہ مین سنہ ۵۰۶ھ مین بلخ مین موجود تہا اور یہین عمر خیام اور حکیم
مظفر اسفزاری بہی امیر ابو سعید کے مکان پر مقیم تہے۔ مین اکثر اوقات استفادہ کی غرض سے
حکیم خیام کی خدمت مین حاضر ہوتا رہتا تہا۔ ایک روز حکیم خیام نے ارشاد فرمایا کہ میری قبر
ایسے مقام پر ہو گی جہان ہر سال موسم بہار مین باد شمال رنگارنگ شگوفے اور قسم قسم
کے پہول مجہپر نثار کریگی۔
میرے دل نے حکیم کی اس بات کو قبول نہین کیا۔ لیکن پہر سوچا کہ عمر خیام جیسا فاضل حکیم ایسی
بات بلاوجہ نہین کہیگا۔ اور کیونکر ہو سکتا ہے کہ ایک مذہبی اور پرہیزگار عالم صریح آیت
مَا تَدۡرِیۡ نَفۡسٌۢ بِاَیِّ اَرۡضٍ تَمُوۡتُ کے خلاف تقریر کرے۔ اِس واقعہ کو ایک مدت
گذر گئی۔
اتفاقاً حکیم کے انتقال بعد سنہ ۵۳۰ھ کے ایام بہار مین میرا گذر نیشاپور مین ہوا دل نے قبول
نہین کیا کہ تمام حقوق استادی سے چشم پوشی کر کے حکیم کے قبر کی زیارت نہ کرون۔ جب حکیم کی
قبر پر پہونچا طرفہ تماشا نظر آیا یعنی حکیم کی قبر کو ایک دیوار باغ کی جڑ مین پایا جہان درختون کے
رنگارنگ شگوفے اور طرح طرح کے پہول اس کثرت سے قبر پر اور قبر کے اردگرد تہے

کہ قبر نہین نظر آتی تھی۔

یہہ دیکھکر حکیم کی اُس روز کی پیش گوئی یاد آگئی۔ اور قبر پر فاتحہ پڑھکر حمد و ثنا کرتا ہوا رخصت ہوا۔ حکیم عمر خیام کی بیشتر رباعیان کتاب کی صورت مین ردیف وار چھپ گئی ہین۔ پہلی رباعی یہ ہے ؎

آمد سحرے ندا از میخانۂ ما کاے رند خراباتی دیوانۂ ما
برخیز کہ پُر کنیم پیمانہ زمے زان پیش کہ پر کنند پیمانۂ ما

میر باقر داماد

سید محمود داماد استرآبادی کے بیٹے اور شیخ علی عاملی کے نواسے ہین۔

یہ فاضل حکیم اپنے زمانہ کے حکماے اشراقیین و مشائین دونون کے سرگروہ اور مسلم الثبوت استاد تھے۔ ہنوز کم عمر ہی تھے کہ مشہد مقدس جاکر وہان کے مشاہیر علماے کی خدمت سے مستفید ہوئے۔ یہین علوم و فنون سے فراغت حاصل کرکے مشہور آفاق ہوئے کچھ روز ون سلطان محمد صفوی کے اردوے معلی مین تھے اور عرصہ دراز تک امیر فخرالدین سماکی سے جو مشاہیر علماے وقت مین تھے اور نیز دوسرے دانشمندان عالم سے مناظرہ علمی کرتے رہے اور سب پر غالب رہے۔

حکیم داماد کی قوت حافظہ اس درجہ کی تھی کہ ایک مرتبہ جو سن لیتے یا پڑھ لیتے تھے پھر کبھی نہین بھولتے تھے۔ اوقات عزیز کو ہمیشہ عبادت الٰہی اور مباحث علمی مین صرف کرتے تھے۔ باوجود اسکے کہ امراے زمانہ اور سلاطین وقت حکیم کی ملاقات کی تمنائین کرتے تھے۔ مگر کبھی محل سلطانی کی طرف رُخ نہین کیا۔

کتاب صراط المستقیم۔ افق المبین۔ شرح کلینی۔ تفسیر سورۃ المنتہی۔ رسالہ ایقاظات۔ عیون المسائل۔ صنواط الرضاع۔ حاشیہ شرح مختصر اصول۔ سبع شداد۔ رسالہ عسر و یسر حکیم کی تصانیف سے ہین۔

میر باقر داماد نے طبیعت بہی موزون پائی تہی اور اشعار مین اشراق تخلص کرتے تھے
فن بلاغت قصیدہ اور مثنوی مین اچہی مہارت تہی - یہ رباعی اُنکے اشعار مین سے ہے ؎

اے ختم رسل دو کون برایہ تست　　افلاک یکے منبر نہ پایہ تست
گر شخص ترا سایہ نیفتد چہ عجب　　تو نوری و آفتاب درسایہ تست
اے آنکہ زخود بخبرت می بینم　　ہر لحظہ بشکل دگرت می بینم
چون جان نفسے ترا ندیدم دربر　　اے عمر گرامی گذرت می بینم

حکیم کی عمر گرامی کا بڑا حصہ شہر اصفہان مین گذرا اور سنہ ۱۰۴۰ہجری مین انتقال فرمایا - ملا محمود
جونپوری نے جو سرزمین ہندوستان مین آسمان حکمت کے چمکتے ہوئے آفتاب تہے اپنی تصنیف
شمس بازغہ مین جگہ جگہ بعض فلاسفہ پر اعتراضات کئے ہین اور مراد اُس سے میر باقر داماد ہین -

بہاء الدین عاملی

صغر سنی مین اپنے والد شیخ حسین کے ساتھ جبل عامل سے عجم مین آکر تحصیل علوم مین مشغول ہوئے
علم تفسیر - حدیث - فقہ - معانی اور بیان خود باپ سے حاصل کئے - معقولات - حکمت اور
کلام مین مولانا عبد اللہ یزدی کے روبرو زانوی شاگردی تہہ کیا - فنون ریاضیہ مین ملا علی
مذہب اور ملا افضل کی شاگردی کی - آخر آخر مین حکیم صدر الشریعت گیلانی اور حکیم عماد الدین
محمود کے حلقۂ تلامذہ مین فن طب پڑہکر تمام فضائل و کمالات علمیہ سے آراستہ ہوکر شہرت کے
اعلیٰ اسٹیج پر جا بیٹھے اور چار دانگ عالم مین اُنکے علم و فضل کا ڈنکا بجا - مشاہیر اُن کی
قابلیت کے معترف ہوئے -

شاہ طہماسپ کے عہد مین عہدۂ شیخ الاسلامی پر مامور تہے -

یکایک دل مین زیارت بیت الحرام کا شوق پیدا ہوا - پہر کیا تہا کمر سیاحت چست باندہی -
کل علائق دنیاوی کو یکلخت چہوڑ چہاڑ کر کسوت درویشی پہنکر چل کہڑے ہوئے - سالہا سال
تک حجاز عراق اور شام و مصر وغیرہ مین سیر کرتے پہرے - ایام سیاحت مین ارباب سلوک اور

اصحاب حال کی صحبت و زیارت سے مشرف اور فیضیاب ہوئے۔
شاہ عباس وجود عالی کو مغتنمات سے سمجھکر سفر و حضر ہر جگہ اپنے ساتھ رکھتا تھا اور برابر آپکی صحبت سے مستفید ہوتا تھا۔ میر محمد باقر داماد سے اور حکیم عالی سے اکثر مشاعرہ اور معارضہ ہوتا رہتا تھا۔ چنانچہ عالی نے اپنی مثنویوں مین جہان جہان حکماء و فلاسفہ پر اعتراض کیا ہے اس سے میر باقر ہی مراد ہین۔ شیخ علیہ الرحمۃ کا شعر ہے

گر دگلہ تو تیا ئے چشم گرگ	بہیچ راحت دان چو شد مطلب بزرگ

ایک روز شیخ علیہ الرحمۃ بابا رکن الدین اصفہانی کے مقبرہ مین تشریف لے گئے نماز مین مصروف تھے کہ قبر کی طرف سے ایک آواز سنائی پڑی۔ جیسے کوئی کہتا ہے کہ کیسی غفلت مین پڑے ہو اب بیداری و آگہی کا وقت آپہونچا۔ شیخ مقبرہ سے مکان پر آئے لوگونسے ملنا جلنا یکلخت ترک کر دیا۔ اور اوراد و تلاوت وغیرہ مین مشغول ہو گئے۔
اس واقعہ کے تین مہینے بعد چوتھی شوال کو بیمار ہوئے سات روز بستر ناتوانی پر پڑے رہے۔ آٹھوین دن منگل کے روز بارہ شوال کو ۱۰۳۱ھ مین اس عالم ناپایدار سے رخصت ہوئے۔ شیخ کی وصیت کے مطابق نعش کو اصفہان سے لیجاکر مشہد مقدس مین دفن کیا گیا۔

شیخ کی تصانیف

تفسیر عروۃ الوثقی۔ حبل المتین حدیث مین۔ المشرق۔ حاشیہ قواعد شہیدی۔ شرح صحیفہ کاملہ۔ عین الحیات فی تفسیر الآیات۔ شرح الشرح در ہیئات۔ تشریح الافلاک۔ خلاصۃ الحساب۔ رسالہ اصطرلاب۔ زبدۃ الاصول۔ حاشیہ شرح مختصر اصول۔ حاشیہ مطول۔ مثنوی نان و حلوہ وغیرہ رحمۃ اللہ تعالی۔
ان حکماء اسلام کے علاوہ اور بھی ہین جو ایک ایک سے بڑھکر آسمان حکمت کے آفتاب ہین ہم ان سب کو بخوف طوالت نظر انداز کرکے متاخرین مین دو جلیل القدر حکیم کے حالات کتاب کو زینت دیکر ختم کر دیتے ہین۔

حضرت احمد علی چریاکوٹی

خاک پاک چریاکوٹ نے جہاں عمدہ سے عمدہ شعرا فضلا بہادر نجومی اور اچھے سے اچھے جوتشی و پنڈت پیدا کئے وہاں علامہ احمد علی کا ایسا حکیم بھی اسلامی دنیا کے سامنے پیش کیا جسکی شہرت مقبولیت اور علمی قیمت دنیاوی علم کو ہمیشہ علامہ موصوف کا احسانمند بنائے رکھیگی۔ اکثر علما کسی خاص فن اور خاص علم مین ناموری حاصل کر سکتے ہین۔ مگر علامہ مرحوم کو خدا نے ہر علم مین ایسا تبحر دیا تھا کہ ہر طبقہ کے اہل کمال مقتدائی کا مسند آپکے لئے خالی کر دیتے تھے۔

آپ بارہوین صدی کے مشاہیر علمائے وقت سے ہین۔ پایہ مرتبت آپکے حکمائے متقدمین سے کم نہین ہے۔ آپکی انتہائی دانش اور وفور ذکاوت کا یہہ ادنے ثبوت ہے کہ ۱۲۵۰ھ مین کمال وقت نظر کو کام فرما کر حرجہ کے قدو قامت برابر ایک چرخ ایجاد فرمایا جو قوت بخار کے ذریعہ سے خود بخود حرکت کرتا تھا۔ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ اگر زر کثیر مساعد ہوتا تو بزور دانش ایسا آلہ ایجاد کرتا جسپر پانچ آدمی سواری کر سکتے۔ اور ایک روز مین سو فرسخ راہ طے کرتے اگر آپ کے مناقب اور مقصص عقل و دانش لکھے جائین تو کتاب طول ہو جائے مین نے اپنی کتاب تذکرۃ العلما مین آپ کے حالات بالتفصیل لکھے ہین۔

بالجملہ حکیم علیہ الرحمہ صوفی مشرب سُنّی المذہب عباسی النسب ہاشمی النسل درویش منش اور سپاہی وضع تھے۔

۱۲۲۵ھ مین قصبہ چریاکوٹ ضلع اعظم گڈھ مین پیدا ہوئے۔ فنون صرف و نحو وغیرہ مین غلام علی عباسی چریاکوٹی سے حاصل کئے۔ مولوی غلام جیلانی اور مولانا حیدر علی رام پوری سے فنون ریاضیہ اور معقولات وغیرہ کی تکمیل کی۔ علم قرات و تجوید مین حضرت نسیم رام پوری کے حلقہ تلامذہ مین داخل ہوئے اور تصوف کے مبارک فن مین حضرت شاہ ابو اسحاق بھیروی کے سامنے زانوئے شاگردی تہ کیا۔ غرض شوق علم نے ایک زمانہ تک علامہ مرحوم کو آرام نہین لینے دیا۔ مشاہیر علمائے ہندوستان کی خدمت مین حاضر ہوئے۔ ہر چشمۂ علم سے سیراب

ہوئے۔ غرض کوئی مشہور مقام ایسا نہ تھا جہاں شوق کمال نہ کھینچ لایا ہو۔
اشتیاق علم مین ایسی سرگرمیاں اور ایسی جفاکشیاں ظاہر کرنے اور ایسے دور دراز کے سفر اختیار کرنیکا
نتیجہ یہ ہوا کہ اکثر علوم خصوص فقہ اصول حدیث کلام فلسفہ اولی منطق ریاضیات اور تصوّف مین
وہ کمال حاصل کیا کہ ہندوستان مین ہر طرف اُنکی قابلیت کا نقارہ بجتا تھا۔
ایام طالب علمی مین علامہ مرحوم کا گذر مرشد آباد مین ہوا شہرت عالمگیر نے والی ملک تک پہونچایا
علمار سے مڈبھیڑ ہوئی۔ غرض ایک مجلس مناظرہ مرتب کی گئی اور علما سے مباحثہ شروع ہوا۔
اگرچہ علامہ علیہ الرحمہ خود تنہا تھے لیکن علم کلام مین وہ ید طولی حاصل تھا کہ بتائید مذہبی میدان
مناظرہ مین سب پر گوی سبقت لے گئے سنہ ۱۲۶۲ھ مین موضع علی پور پرگنہ نظام آباد ضلع اعظمگڈہ
مین انتقال فرمایا اور وہین آپکا مزار پر انوار مہبط انوار الٰہی ہے۔
کتاب نور النواظر فی علم المناظر منبع الصرف میزان الاوزان شرح کافیہ طلسم احمدی اختلاف
وقوع مغالطہ عامۃ الورود۔ محیط فی الہیأت شرح تہذیب حاشیہ میبذی فوائد العقائد
اثبات التقلید فوائد نجمیہ فی العقائد۔ حاشیہ تلویح۔ شرح سبعہ معلقہ۔ فرائض احمدیہ۔ شرح
نخبہ منبع المناظر۔ عجالہ جوابیہ وغیرہ قریب سو کتابوں کے آپکی تصانیف سے ہین۔
مولانا کے چشمۂ فیضان سے بیشمار تشنگان علم سیراب ہوکر نکلے۔ آپ کے مدرسہ سے
کثیر التعداد علمار فضیلت کی پگڑی باندہ باندہ کر مختلف علوم مین مشہور آفاق ہوئے چنانچہ
حکمت و فلسفہ مین حکیم وقت علامہ عنایت رسول چریاکوٹی فن مناظرہ و کلام مین قاضی علی اکبر
چریاکوٹی منطق و عروض و قافیہ مین خود آپ کے فرزند مولانا نجم الدین رح ادب۔ اور
اصول بلاغت مین حضرت علی عباس چریاکوٹی۔ حدیث مین مولانا نذیر حسین دہلوی
اور مولوی نصر اللہ خان خویشگی خورجوی۔ فقہ مین مولوی سخاوت علی اور مولوی کرامت
علی واعظ جونپوری معانی و بیان مین مولوی اصغر علی علی پوری۔ تصوف مین مولانا شاہ
احمد علی بہیروی اور قاضی عنایت حسین چریاکوٹی۔ فارسی ادب مین مولوی اوصاف علی

چریاکوٹی - وغیرہ رحمہم اللہ

حضرت احمد علی رہ کے مقولے۔

آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ عالم بے عمل اور جاہل پرہیزگار کی مثال چکی کے ایسی ہے کہ وہ ہمیشہ محنت اور سرگردانی مین رہتی ہے لیکن اُسے یہ نہین معلوم ہوتا تہا کہ منزل مقصود تک کب پہونچیگی۔

(۲) دن کیوقت ایسے کامون مین لگے رہو کہ رات بے کسی فکر و الم کے بسر ہو اور رات کیوقت وہ کام کرو کہ صبح ہو تو ہم چشمون کو منہ دکھا سکو۔

(۳) کسی کے آگے سوال کا ہاتھ پھیلانا اپنی آبرو کا دامن کوتاہ کرتا ہے ؎

کردی دراز پیش کسان دست بوی خویش + پل بستہ کہ بگذری از آبروی خویش

(۴) کمال پیدا کرنا مال کے جمع کرنے سے بہتر ہے۔

(۵) باطن کی نکوئی جمال ظاہری سے افضل ہے۔

(۶) اگرچہ بخل کا آغاز اچھا نظر آتا ہے لیکن انجام اسکا ہمیشہ خراب ہوتا ہے اور سخاوت کی ابتدا اگرچہ ترش اور خسارت پر ہے لیکن انجام مین صاحب سخاوت دین و دنیا دونون جگہ مالامال ہوجاتا ہے۔

(۷) اصل مین بخیل وہ شخص ہے جو علم دین مین بخل کرے اور اپنے علم سے کسیکو نفع نہ پہونچائے۔

(۸) اکثر ارشاد فرمایا کرتے کہ اس زمانہ کے لوگ جب تحصیل علوم و فنون اور ریاضت شاقہ سے عاجز و دل تنگ ہو جاتے ہین تو بظاہر زہد و تقوی کا لباس پہنکر پیری مریدی شروع کرتے ہین - یہ ہے اس زمانہ کا تصوف الا ماشاء اللہ۔

حضرت عنایت رسول رح

اخباری دنیا کے رہنے والون مین کم لوگ ایسے ہونگے جو اس گران پایہ حکیم کے نام سے ناواقف ہون - آپ تیرہوین صدی کے اُن یگانہ عصر اور فخر روزگار یادگارون مین

مولانا نے جواب دیا کہ کشش تو ایسی چیز نہین ہے جو آنکھون سے نظر آسکے۔ البتہ یہہ دیکھا
ہوگا کہ دو ستارے ساتھ ساتھ چلے جارہے ہین۔ لیکن اسکا ثبوت پیش کرنا چاہئے کہ ایک
ستارہ دوسرے کو کشش کر رہا تھا۔ راجہ شیو پرشاد جواب دینے نہین پائے تھے کہ غدر
ہوگیا اور یہہ بحث ناتمام رہ گئی۔

جب مولانا کا آوازۂ فضل وکمال نجم الہند سر سید احمد خان کے کانون تک پہونچا ہمہ تن مشتاق
ملاقات ہوکر دامن استفادہ سے لپٹ گئے۔

آپ کے دلچسپ حالات قابل ذکر ہین لیکن یہان اسکا محل نہین ہے ہمنے اپنی کتاب تذکرۃ
العلما مین وضاحت کے ساتھ لکھا ہے۔

بالجملہ یکم شوال جمعہ کی رات مین نماز مغرب کے بعد ۱۳۲۲ھ مین اس آفتاب عالمتاب علم
نے انتقال فرمایا۔ مرنے کے وقت آیت رب اغفر وارحم وانت خیر الراحمین زبان پر جاری تھی۔
آپ زبان ژندی اور کلالی بھی نہایت خوب جانتے تھے۔ لڑکپن سے آپکی طبیعت لہو لعب سے متنفر
تھی مگر شطرنج مین کمال تھا۔ آپکے حکیمانہ مضامین سے تہذیب الاخلاق کے پرچے مالا مال ہین۔

آپ کی تصانیف یہ ہین

بشرے وہ کتاب ہے جسپر اسلام واہل اسلام جتنا فخر کرین بجا ہے اور اسکے شائع نہونے
پر جتنا روئین روا ہے۔ یہ کتاب دو جلدون مین ہے۔ پہلی جلد مین توحید ومعاد
وغیرہ اور عام نبوت سے بحث کی ہے۔ دوسری جلد مین محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی خاص نبوت اور آپ کی عام بعثت کو تمام دنیا کی طرف توریت وکتب قدیمہ سے ثابت
کیا ہے۔ علم کلام کے بعض ہی مسائل ہونگے جو اس کتاب مین نہون دوسری کتاب معقولات
عصندیہ اقلیدس مین ہے۔ اسکی تین جلدین ہین اور ہر جلد مین چھ مقالے ہین۔ مولانا نے
تین مقالے بڑھا کر اٹھارہ مقالے کئے ہین (تیسری تصنیف) کتاب الصلوۃ ہے۔ اس
کتاب مین نماز کی تحقیقات ہے کہ وہ کس وقت وجود مین آئی اور کن کن صورتون مین

واجب ہوتی ہوئی اسلام مین اس شکل کے ساتھ جلوہ گر ہوئی۔

(۵) اعجاز القرآن
(۶) کتاب الرضاعت۔
(۷) رسالہ نیچر۔ اس مین نیچر کی تحقیق ہے۔
(۸) رد امہات المومنین۔
(۹) الملاہی۔
(۱۰) شہادت نامۂ امام حسین۔
(۱۱) کتاب الحساب۔
(۱۲) جبر و مقابلہ۔
(۱۳) نور الانظار فی علم الابصار۔
(۱۴) فضول عضدیہ صرف مین ہے۔
(۱۵) میزان الکافی صرف مین
(۱۶) ہدایۃ الصرف فارسی صرف مین اور زبان کلالی وژندی حروف تہجی اور اونکے قواعد مین۔
(۱۷) صرف عربی۔
(۱۸) علم کلام۔

تمت

۱۶۴۳۱

دخانی کل کی یہ تصویر ہے

اس کل کا بیان جو طوالت کا محتاج ہے علامہ احمد علی کے
تذکرہ مین مفصلاً لکھا ہے جس مقام
الف مرقوم ہے وہ ایک آہنی ظرف ہے
جو نشان ذ تک پانی سے پر ہے اسکے
نیچے تنور بنا کر اسمین آگ دہکاتے ہین
اور آگ کی حرارت سے بخارات پانی سے
اٹھکر اس نل مین داخل ہوتے ہین جسکے نیچے
ب لکھا ہے جس حصہ پر لام لکھا ہے اسکا نام سلینڈر ہے

وہ نال بندوق کیطرح مجوف
اور لوہے کی بنی ہوئی مدور ہے
جسکے نیچے حرف س ہے
وہ بخارات پہونچنے
کیوقت اوپر اوٹھتا ہے
اور برودت پہونچنے کیوقت نیچے آتا ہے نام اوسکا
پستن ہے جسپر حرف ل ہے وہ نال ہے کہ اوسکے اندر سے بخارات
پستن کے اندر جاتے ہین اور جسپر م ہے اسطرف سے بخارات
پستن کے نیچے جاتے ہین جسپر دک طا مرقوم ہے وہ ایک آہنی
شہتیر ہے جو اپنے محور پر گھومتی ہے ومن شاء الزیادة
علے هذا فلیرجع الی کتابنا المسمے بتذکرة
العلماء - فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دنیا کی بے ثباتی

اور وفات

چراغ ربّانی جناب مولوی محمدؐ کامل صاحب نعمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ

تو نادانی اگر باشدت عُجب تاج سلطانی
فلک بال ہما را در دمے بخشد بکس ارزانی

شنیدستی کہ شد غرقاب بحر گرہی فرعون
ہمان باور نداری قصہ ملک سلیمانی

چو سر در طاعت یزدان نہ بنہادی چہ کار آید
جہانداری جہانسازی جہانگیری جہانبانی

نخواہد داد دادِ مہر با پنہانت زال دہر
چرا بے سود گردی در ہوائے وصل خوبانی

بدنیا ہر کہ آمد باز بیند موطن اصلی
کجا موسیٰ و ہارون شد کجا فرعون ہامانی

کجا فاروق اعظم شد بنصفت غیرت کسرے
کجا عثمان گم شد کامل ایمان و عرفانی

کجا آن ضرب خالد رفت و کو زور علی حیدرؓ
کجا صدق ابوبکر ست و کو آن شرم عثمانی

[illegible]یا بشنو ز من اے عندلیب گلشن فانی
کہ دنیا قید مومن جنت کفار میدانی

[illegible]غرما طائر دل را اسیر دام شہوانی
مکن اسراف مال عمر در شہوات نفسانی

[illegible]شو مشغول در تعمیر قصر و ہم عمار تہا
کہ تو اے مست غفلت در سرائے دہر مہمانی

[illegible]ل ہر گدا و بادشہ یکسان تماشا کن
نہ افلاس گدا ماند نہ ماند طل سلطانی

[illegible]ندہ باز از معاصی باش حکیمے ہمنشینی کن
دمے باش ہم سخن با حافظ آیات قرآنی

در بزم تصوف آدمی ہمدرد صوفی شو
بشنو تا اوحد فرماید ز راہ و رسم عرفانی

ہم دولت و اقبال و شوکت جاہ کرت گردید
چہ میدانی گدا اسرار خدا دانی بمیدانی

ان آمد بگلشن جز بخارستان نمی بینی
بگیر عبرت ز فریاد نوا سنجان بستانی

برون کن جامهٔ نخوت لباس خاکساری پوش
ببین لاتمش مرحا در کلام پاک یزدانی

زلبدان فساد و فتنه خود بگریز منزلها
بقرآن آیت لاتفسدو فی الارض می خوانی

مصفا دار از زنگ زنا آئینهٔ اعمال
که آمد در خبر بے نور باشد صورت زانی

نشینی فارغ از فکر سفر مست بے غفلت
چه نتوان گرد طے این منزل اخرلے بآسانی

خدا بهر عبادت آفرید اولاد آدم را
اگر صرف معاصی شد چه سود از عمر طولانی

ترا تاریک قبر تنگ باشد منزل اول
بے محشر سفر کردی مهیا هیچ سامانی

جز اعمال نکو نبود پناه از آفتاب حشر
چنین غفلت از هول حشر اسے غوتن آسانی

مشو مغرور بر جاه دو روزه کاخرت مرگ است
گرفتم در جهان مانی ولیکن تا کجا مانی

تو فردا گوشهٔ تاریک قبر آباد خواهی کرد
چرا امروز در دنیا بجاے خویش نازانی

ز جاه افتادن عبث تضییع اوقات است
اجل اندر کمین پنهان تو اینک در چه سامانی

برے گے راز ما بگر فتنه برباد فنا دادی
کنون بر ما گرداے آسیاے چرخ گردانی

مکرم گو ترا فکرے رسد محزون چرا مانی
بدینسان است حال گردش گردون گردانی

کسے را گر بقا بودے بنزدی شافع محشر
کجا دیدے همچنو دو چشم ماه و مهر رخشانی

دریغا حسرتا کز عالم احبا رخصت شد
جناب مولوی کامل که مشهور است نعمانی

مددگار مسلمان حامی دین رسول حق
شبستان طریقت را بُد او قندیل ربانی

درین فن تصوف به راهنمائے زمان خود
جهان را رهنما فخر مشائخ قطب ربانی

تو گوئی صورت وے آیتے ز آیات یزدانی
تو گوئی سیرت وے سیرت محبوب سبحانی

همیدون برق هجرانش بسوز خرمن راحت
مریدانش همی گریند چون ابر بهارانی

بزرگے جامع علم شریعت را طریقت را
درین ره گوئیا مسند نشین غوث جیلانی

چنان فرزند اکنون مادر گیتی نخواہد زاد — اگر صد سال گردد گنبد گردون گردانی

نہ اوازیں باغ گیتی رفت سوے جنت الماوی — ز اعظم گڈھ کا برفت آن جاہ و اعزاز مسلمانی

فرشتہ خصلت و بیدار دل شیخ حق آگاہی — سپہر اوج حمیت آفتاب اوج عرفانی

ملک سیرت بشر صورت گران سنگ و سبک رفتار — ابا ریش دراز و روے خوب و شکل نورانی

پریشانیم کاندر گلشن عالم نماند اکنون — مر آن گلدستۂ فضل و فضیلت ہاے انسانی

شب تاریک گشتہ روز بخت خیرخواہانش — بشد جمعیت اوشان چو زلف اندر پریشانی

جہانے را دل از داغ غمش ہمچون گلستان گشت — نشستہ قمری روحش بسرو باغ رضوانی

مر آن شیخ رہ ہمت ہماے اوج دینداری — ضیاے دیدۂ ملت چراغ دین ربانی

رخ او مہبط انوار و ذاتش ظل پیغمبر — دل ویرا تو گوئی درج جوہرہاے روحانی

جمادی الثانی و سادس ازین ماہ و شب جمعہ — ہزار و سہ صد و بست و دو آمد سال ہجرانی

سروشے از فلک گل کرد و پرسیدیم و پاسخ داد
کہ رہی جنت فردوس شد تاریخ رضوانی
۱۳۲۲ھ

اشتہار

ناظرین اگر آپکو عمدہ سے عمدہ اور مضبوط سے مضبوط شکل ولایتی کے اسٹیل ٹرنک کا شوق ہو تو ایک مرتبہ ہمارے کارخانہ کا تیار شدہ اسٹیل ٹرنک خریدکر ملاحظہ فرمائے ہر قسم کا اسٹیل ٹرنک ہمارے کارخانہ میں تیار ہوتا ہے اور دور دور شہروں میں تجارت پیشہ اشخاص خرید کر لے جاتے ہیں اور اچھے دامو پر فروخت کرتے ہیں۔ ہر ایک قسم کا فرمائشی بکس خاص طور پر تیار کرایا جاتا ہے۔ قیمت فی انچ [illegible] انچ سے ۴۴ انچ تک کا تیار ہوتا ہے علاوہ اسکے کیش بکس۔ آفس بکس۔ ہر قسم کے تیار ہوتے ہیں ایک مرتبہ ضرور منگا کر ملاحظہ فرمائیے۔

المشتہر۔ آپکا خیراندیش حاجی حفیظ الدین احمد اینڈ سنس جنرل مرچنٹ محلہ سراے ہڑہا شہر بنارس

بنارس کا قابل قدر تحفہ

یہ بات محتاج بیان نہین کہ بنارس کے مشہور چیزون مین مربہ آملہ ایک نہایت ہی مشہور اور بہتا سیر قابل قدر چیز ہے
اور یہ بھی مانی ہوئی بات ہے کہ اتنا بڑا آملہ سوائے بنارس کے اور ہندوستان مین کہین نہین ملتا - بنارس
کا آملہ بڑے سے بڑا سیر کا چار اور چھوٹے سے چھوٹا سیر کا ۱۶ ہوتا ہے اسکے استعمال سے دماغ کو قوت
آنکھون مین بینائی کلیجے مین ٹھنڈک وغیرہ وغیرہ بہت سے فوائد ہین جسکو آپ کسی تجربہ کار حکیم سے
دریافت کر سکتے ہین مین آپکو صلاح دیتا ہون کہ اگر آپکو آملہ کے مربہ سے شوق ہے تو بنارس سے بہتر
ہندوستان مین ملنا ناممکن ہے - قیمت درجہ اول فی سیر عہ درجہ دوم فی سیر ۱۲ درجہ سیوم فی سیر ۱۰
ایک سے پانچ سیر تک محصول ڈاک پیکنگ یعنی ٹین کا بکس وغیرہ ۸

ہڑ کا مربہ

جن لوگون کو قبض دائمی کی شکایت رہتی ہے اونکے لیئے ہڑ کا مربہ اکسیر ہے اسکے استعمال سے قبض
دائمی کی شکایت رفع ہوجاتی ہے بینائی آنکھون کی بڑہتی ہے مفرح قلب وغیرہ وغیرہ - کسی عطار کا قصہ
ہے کہ اسکی دوکان مین ہڑ کا مربہ رکھا تھا عرصہ کے بعد جو دیکھا تو مرتبان خالی نظر آیا عطار بیچارہ اپنی
بیش قیمت چیز کے ضایع ہونے سے مایوس ہوگیا مگر ساتھ ہی اوسکی پر اثر تاثیر یاد آگئی دوپہر کو دوکان سے
نکلکر آسمان کو بغور دیکھنے لگا ملازمون نے پوچھا حضور کیا ہے عطار بولا کہ عجیب بات ہے کہ اسوقت مجھکو ایک
تارہ آسمان پر نظر آرہا ہے وہ لوگ بھی متحیر ہوکر دیکھنے لگے اور راستہ چلتے لوگ بھی کھڑے ہوگئے اور سب نے
بغور دیکھا تارہ کہین نظر نہین آیا ملازمین سے ایک شخص کہنے لگا کہ آپکو تو ایک ہی معلوم ہوتا ہوگا مجھکو تو بہت
سے معلوم ہوتے ہین عطار نے فوراً اوسکا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ تو نے ہی میرا ہڑ کا مربہ کھایا ہے - بعد جستجو کے
بیچارا اسنے قبولا - اسمین کوئی شک نہین کہ ہڑ کا مربہ ایسی چیز ہے ضرور منگا کر استعمال کیجیے اور فائدہ اوٹھایئے
قیمت درجہ اول فی سیر عہ درجہ دوم ۱۲ درجہ سیوم ۱۰ ایک سیر سے پانچ سیر تک کیواسطے خرچ روانگی
پارسل پیشگی وصول ہونے پر روانہ ہوگا - نام و پتہ خوشخط لکھنا چاہیئے -

المشتہر آپکا خیر اندیش حاجی حفیظ الدین احمد اینڈ سنس جنرل مرچنٹ محلہ سرائے ہڑہا شہر بنارس -

نوایجاد عطر کی ٹکیاں

حضرات اس نوایجاد عطر کی قابل دید ٹکیوں کو آپ دیکھکر تعجب کرینگے کہ کیونکر عطر جیسے روغن کو پتھر کی طرح جما دیا ہے نئی نئی خوبصورت رنگ برنگ کی ٹکیاں آنکھوں کو ایسی بھلی معلوم ہوتی ہیں کہ یہ دل چاہتا ہے کہ اسے ہر وقت دیکھا ہی کرو۔ مشام جان کو معطر کرنیوالی عطر کی ٹکیاں ضرور منگایے۔ دوستوں کو تحفہ میں دینے کے لائق ہیں صفت یہ کہ شفاف براق کپڑہ پر رگڑا دیجیے کپڑے معطر ہو جائینگے داغ دھبہ کا نام نہوگا ایک ٹکیا پاکٹ میں رکھیے اور جس گلی کوچہ سے گذریے گا وہ راستہ مہک اٹھیگا جسکو ایک ٹکیا نذر کیجیے گا خوش ہو جاویگا۔ دل اور دماغ کے صحیح رکھنے کے لیے آپکو اس سے بہتر کوئی چیز نہیں دستیاب ہو سکتی ایک مرتبہ ضرور منگا کر ملاحظہ فرمایے۔ اگر آپ خوش نہو جاویں تو ہمارا ذمہ کارخانہ میں چھ قسم کی نوایجاد عطر کی ٹکیاں ہر وقت تیار رہتی ہیں۔ خس۔ موتیا۔ حنا۔ چمیلی۔ کیوڑہ۔ گلاب۔ قیمت صرف دو روپیہ فی درجن کسی حالت میں چھ عدد سے کم بذریعہ ویلیوپے ایبل نہ روانہ ہونگی۔ اپنا نام و پتہ خوشخط و صاف تحریر فرمایے۔

کافور کی اعلی درجہ کی ٹکیاں ہمارے کارخانہ میں تیار رہتی ہیں۔ قیمت صرف فی درجن دو روپیہ جار جہاں کی آب و ہوا خراب ہو جائے اور وبائی بیماری پیدا ہو جائے وہاں کے لوگوں کو ان کافور کی ٹکیوں کو ضرور رکھنا چاہیے۔ بڑھے جوان۔ بچے۔ عورت مرد سب کو کافور کی ٹکیا اپنے پاس رکھنی چاہیے۔ کافور کی ٹکیوں کو پاس رکھنے سے وبائی بیماری کا اثر نہیں ہوتا اور بہت مفید ثابت ہوئی ہیں ضرور منگایے۔ کپڑے کی صندوق میں رکھنے سے کیڑہ نہیں لگتا۔

نوٹ

عطر کی ٹکیاں اور کافور کی ٹکیاں ہر ملت و مذہب کے لوگ بلا تکلف استعمال کر سکتے ہیں۔ اس میں کوئی چیز کسی مذہب کے خلاف نہیں ہے۔

المشتہر

آپکا خیر اندیش حاجی حفیظ الدین احمد اینڈ سنز پرفیومر مرچنٹ محلہ سراے ہڑہا شہر بنارس

انوکھی چوڑیان

اے پری کیا زیب دیتی ہین یہ تیری چوڑیان　　ساعد سیمین مین سلے کی سنہری چوڑیان

اس نو ایجاد جدید طرز نئی ساخت چوڑیون کو آپ خود بھی ملاحظہ کرین اور حسینون مہ جبینون کو بھی دکھلائین یہ ممکن نہین کہ آپ یا وہ لوگ اسکی ساخت وضع نزاکت رنگ روپ چمک دمک اور حسن و خوبصورتی کو پسند نہ کرین یقین ملئے اگر آپ ان نو ایجاد چوڑیون کو ایک نظر دیکھ لین تو بیساختہ اسکے بنانے والے کی تعریف کرکے پہننے والے کے حسین و خوش منظر ہاتھون کو چوم کر کہین گے ؎ بدولت چوڑیون کے خوشنما جب سے کلائی ہے ٭ کلائی ہاتھ مین لیکر مرے دلکو کل آئی ہے۔

واقعی یہ ایسی ہی عجوبہ پیاری اور دل فریب شے ہے اس بیسوین صدی کے آغاز بیٹھے سال مین ہندوستان کی یہ پہلی صنعتی ایجاد ہے جسکو قوم اور ملک کے بہی خواہون نے بڑی خوشی اور وقعت کے ساتھ قبول فرمایا۔ اور ہندوستان کے حق مین مفید سمجھکر ہاتھون ہاتھ لیلیا حقیقت مین یہ چوڑیان بالکل سنہری مثل سونے کے اور سفید مثل چاندی کے باریک باریک نہایت خوبصورت ڈائمنڈ کٹ معلوم ہوتی ہین اسکی آب و تاب چمک دمک ہمیشہ قائم رہتی ہے اسکے سامنے اگر پانچسو کی چوڑیان بھی رکھدیجائین تو اسکی وضع و طرح و رنگ و روپ کو نہین پہونچ سکتین۔ یہ چوڑیان مثل شیشہ یا کانچ کی مہنگی چوڑیون کی طرح نہین ہین جو ذرا سی بے احتیاطی اور صدمے سے ٹوٹ جاتی ہین۔ ان چوڑن کو اگر برسون استعمال کیجیے تو بھی آپ سے بے توڑے نہین ٹوٹ سکتین اور مدتون استعمال مین رکھیے تو اسکے سنہرے و روپہلے رنگ و روپ مین فرق نہین آسکتا نیز دارستورات مین ایک دفعہ خریدکر برسون اپنے خوشنما ہاتھون کی آرائش و زیبائش کو قائم و برقرار رکھ سکتی ہین ہمارے کارخانہ مین ہر قسم کی چوڑیان سنہری و روپہلی ہر ناپ و پیمانہ کی تیار رہتی ہین۔ ایک مرتبہ ان انوکھی چوڑیون کو ضرور ہم سے منگاکر آپ خود بھی ملاحظہ کرین اور دوستون کو دکھلادین پھر آپ اوسوقت فیصلہ کرسکتے ہین کہ یہ چوڑیان کہانتک قابل قدر ہین۔ گو زمانہ حال کے تجارتی اشتہارات اس قابل نہین رہے کہ پبلک کی نگاہون مین قابل وقعت ہون مگر مصداق مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید۔ یاد رکھیے سچی تجارت ہمیشہ کے لیے ہوتی ہے بفرض محال اسقدر قلیل رقم مین آپسے لیکر نہ امیر ہوسکتا ہون نہ خدانخواستہ آپ غریب۔ بس پھر کیا دیر ہے آپ جلد منگاکر ملاحظہ کرین اور دوستون کو دکھلائین قیمت صرف دو روپیہ فی درجن۔ ایک ماہ سے تین سال تک کے بچون کے ہاتھون کی چوڑیان فی درجن ایک روپیہ پانچ آنہ (عہ) سنہری اور روپہلی دونون قیمت مین برابر ہین کسی حالت مین چھ عدد چوڑیون سے کم نہ روانہ ہون گی۔ فرمائش کے ساتھ پیمانہ چوڑی کا اس طور بھیجنا چاہیے کہ ناپ کی چوڑی کاغذ پر رکھکر پنسل سے اندر کے رخ پر دائرہ صحیح کھینچدیا جاوے۔ اور اپنا نام و پورا پتہ خوشخط و صاف تحریر کیجیے ہر حالت مین محصولڈاک ذمہ خریدار ہوگا

المشتہر

آپکا خیر اندیش حاجی حفیظ الدین احمد اینڈ سنس جنرل مرچنٹ محلہ سرائے ہڑہا شہر بنارس

تندرستی کا بیمہ یعنی ڈاکٹر گنیش پرشاد بھارگو کا بنایا ہوا

نمک سلیمانی

جسکو کہ مشہور و معروف ڈاکٹر و کیمیکل ایگزامینر مسٹر ولیم رسڈن کریپر صاحب

یف سی یس - یف - آئی - یس - ممبر سائنس رائل اسکول لندن نے

جانچ کیا اور مفید پاکر سرٹیفکٹ عطا فرمایا

یہہ نمک سلیمانی امراض ذیل مین جو کہ معدہ کی خرابی سے پیدا ہوتے ہین مثلاً کمی اشتہا بھوک کا نہ لگنا - قبض بدن کا سست ہونا - پیٹ کا درد - نفخ - قراقر - کھٹی یا جلی ہوئی ڈکارون کا آنا ہاضمہ کیوقت بدن کا گرم ہوجانا - اسہال - پیچش - بواسیر - ریاح کا درد - درد سر - دوران سر - ضعف دماغ - ضعف بصر - تخمہ بدہضمی (یہ سب بیماریان معدہ کی خرابی سے پیدا ہوتی ہین) تیر بہدف کا کام دیتا ہے - چونکہ اس نمک سلیمانی کے استعمال سے معدہ کے تمام فضلات فاسد تحلیل ہوجاتے ہین اسوجہ سے گٹھیا کو بھی اس سے فائدہ ہوتا ہے - اور ہیضہ و طاعون کے دنون مین تو اسکا استعمال تریاق کا کام دیتا ہے - اس نمک سلیمانی کے استعمال سے دمہ اور اختلاج کھانسی جو کہ غذا کے اچھی طرح ہضم نہ ہونے کی وجہ سے اکثر پیدا ہوجاتی ہے بہت جلد چھوٹ جاتی ہے اگر یہ نمک سلیمانی روزمرّہ تندرستی کی حالت مین استعمال کیا جاوے تو معدے کی تمام خرابیون کو دور کرکے اُسکی قدرتی قوت اور گرمی کا محافظ رہتا ہے جسکی وجہ سے بھوک بڑھتی ہے اور غذا ہضم ہوکر خون صالح پیدا ہوتا ہے اور خون کی خرابی سے جو مرض مثل داد سہوان اور کھجلی وغیرہ کے پیدا ہوجاتے ہین انکو جڑ سے کھو دیتا ہے -

اگر پوری ہدایتون اور پرہیز کیساتھ حالت تندرستی مین یہ نمک سلیمانی استعمال کیا جاوے تو معمول سے زائد صاف اور نیا خون پیدا ہوسکتا ہے

ملنے کا پتہ - نونہال سنگھ بھارگو مینجر کارخانہ نمک سلیمانی محلہ گائگھاٹ شہر بنارس

بیشمار خطوط اس نمک سلیمانی کی تعریف مین آئے ہوئے موجود ہین۔ لیکن صرف چند کا خلاصہ ذیل مین درج کیا جاتا ہے

جناب معلی القاب دبیر الدولہ ناظم یار جنگ استاد جہان مرزا خانصاحب فصیح الملک بہادر حضرت داغ دہلوی مقام حیدر آباد دکن سے تحریر فرماتے ہین کہ مین نے آپکا نمک سلیمانی استعمال کیا اور انہین اوصاف کیساتھ موصوف پایا جیساکہ اشتہار مین درج ہے اور جس شخص کو دیا اُس نے بھی تعریف کی۔

جناب صاحبزادہ محمد امین الرحمن خانصاحب نبیرہ عالیجناب نواب صاحب الی بخش مرحوم۔ مقام لدیانہ سے تحریر فرماتے ہین کہ واقعی آپکا نمک سلیمانی۔ بدہضمی کھٹی ڈکار۔ نفخ۔ درد ریاحی۔ درد شکم کیواسطے نہایت مفید پایا۔ میرے چند دوست معدے کی شکایت کے شاکی میرے پاس آئے مین نے آپکا نمک سلیمانی اُنکو دیا خدا کے فضل سے اُن لوگون کو آرام ہوا۔ درحقیقت آپکا نمک سلیمانی امراض معدہ کیواسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہے اور مین خود۔ درد ریاحی اور کھٹی ڈکارون کے مرض مین مبتلا تھا۔ اس نمک سلیمانی کے استعمال سے شفا کلی حاصل ہوئی۔

جناب مولوی ریاض الدین احمد صاحب استاد جناب نواب ولیعہد بہادر ریاست بھوپال تحریر فرماتے ہین کہ میرا لڑکا پانچ برس سے بعارضہ دست اور پیچش بیمار تھا اور ہر طرح کی دوا یونانی و ڈاکٹری کی گئی مگر فائدہ نہوا آپکے نمک سلیمانی کا استعمال کراتا ہون جس سے اوسکو فائدہ معلوم ہوتا ہے اور امید ہے کہ آپکے نمک سلیمانی سے مرض دیرینہ دفع ہو جائیگا۔ براہ مہربانی دو شیشیان نمک سلیمانی اور بذریعہ ویلیو پے ایبل بھیجدیجیے۔

کلکٹر و مجسٹریٹ غازیپور جناب پنڈت رماشنکر صاحب ایم اے تحریر فرماتے ہین کہ بابو گنیش پرشاد بھارگو کا بنایا ہوا نمک سلیمانی ہاضمہ کی قوت بڑھانے کیواسطے بہت ہی مفید ہے۔

جناب دیوان ٹیک چند صاحب بہادر۔ آئی۔ سی۔ ایس کلکٹر و مجسٹریٹ مقام لدھیانہ سے تحریر فرماتے ہین کہ ڈاکٹر گنیش پرشاد بھارگو کا بنایا ہوا نمک سلیمانی ہاضمہ کی شکایتون کیواسطے بہت ہی عمدہ دوا ہے اسکو مین نے خود استعمال کیا اور اپنے چند دوستون کو بھی دیا سب نے اسکے مفید ہونے کی تعریف کی

جناب بابو سالک رام سنگہ صاحب مقام ٹوکیو ملک جاپان سے تحریر فرماتے ہین کہ مین آپکا نہایت ممنون ہون کہ آپکے بنائے ہوئے نمک سلیمانی سے سمندر کے سفر مین جو کہ مجھکو جاپان آتے وقت درپیش تھا بہت مدد ملی سمندری بیماری مثل قے۔ متلی۔ وچکر وغیرہ مین اسکے استعمال سے فوراً فائدہ ہوتا تھا۔ آپکا نمک سلیمانی معدے کی شکایتون کے واسطے بھی نہایت ہی مجرب دوا ہے اور کھانے مین نہایت خوش ذائقہ ہے۔

ملنے کا پتہ نونہال سنگہ بھارگو منیجر بھارگو بنیجر کارخانہ نمک سلیمانی محلہ گائے گھاٹ شہر بنارس

عجیب و غریب — قابل دید ہے

سَیفُ المُسلُول

آخر حضرات شیعہ خصوصاً مولوی مقبول احمد صاحب کی زبان درازیون اور تبرّے بازیون نے ہم کو اسبات پر مجبور کیا کہ ہماری طرف سے بھی شیعون کو دندان شکن جواب دیئے جائین اس غرض کے پورا کرنے کے لیئے "رسالہ سیف المسلول" جو اسم بامسمّیٰ ہے۔ تالیف کیا گیا اس رسالہ مین بدلائل قاطعہ ثابت کر دیا گیا ہے کہ فرقۂ اہل سنّت و الجماعت کو جو شیعی ناصبی و خارجی فرماتے ہین بالکل افترا اور صرف ایک منافقانہ چال ہے۔ حالانکہ خود انھین کا ناصبی و خارجی ہونا انھین کے کتب معتبرہ سے بخوبی ثابت ہے۔ غرضکہ اس مبارک کتاب مین ان لوگون کی دینداری کا راز خوب ہی فاش کر دیا گیا ہے اور انکی مذہبی کتابون کا شیرازہ سرتاپا درہم برہم کر ڈالا گیا ہے۔

چونکہ رسالہ کی اشاعت سے صرف دینی خدمت منظور ہے۔ اسلیئے قیمت صرف ۴ر ہے تاکہ عوام کو اپنے سچے مذہب کی تحقیق اور افترا پردازون کی جھوٹی مکاریون کا پورا عقدہ کھل جاوے۔

جو لوگ اپنے مذہب سے اور شیعون کے مکائد سے بخوبی واقف نہین ہین انپر فرض ہے کہ اس رسالہ کو ضرور خرید فرما دین اور اوّل تا آخر غور سے مطالعہ کرین مولف نے نہایت متانت سے کام لیا ہے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی قیمت صرف ۴ر علاوہ محصولڈاک مقرر ہے۔

نوٹ

متمول احباب کم از کم چار جلدین زیادہ جسقدر ممکن ہو منگا کر غریب مسلمانون کو مفت تقسیم کرین اور ثواب حاصل کرین ہم بھی خرچ روانگی ڈاک نہ لینگے۔ جو صاحب چار آنہ کا ٹکٹ ہمراہ فرمایش کے ارسال فرما دینگے اونکو بیرنگ پیکٹ روانہ کیا جاویگا اور جو صاحب [illegible] طلب کرینگے اونکو ۶ر دینا ہوگا۔ واضح رہے یہ کتاب حسب فرمایش مولوی حافظ محمد عبد السمیع صاحب سوداگر [illegible] مطبع صدیقی پریس بنارس مین چھپی ہے۔

المشتہر

آپکا خیر اندیش حاجی حافظ حفیظ الدین احمد اینڈ سنس جنرل مرچنٹ۔ محلہ سرائے ہڑہا شہر بنارس

رسالہ تعلیم الاسلام

یہہ ماہواری رسالہ بنارس سے ماہ ذیحجہ سنہ ۱۳۲۲ھ مطابق ماہ مارچ سنہ ۱۹۰۵ء شایع ہوتا ہے اس مبارک پرچے مین تفسیر قرآن مجید سلیس اردو عام فہم سلسلہ کے ساتھ اور مخالفین اسلام کے اعتراضات کی تردید اور آٹھ صفحے پر ترجمہ شفا جسکو عربی سے اردو مین جناب مولانا مولوی نظیر الدین احمد صاحب لکھہ رہے ہین شایع ہوتا ہے اِس رسالہ سے اُن ناواقف اور کم استعداد مسلمانون کو فائدہ پہنچایا جاتا ہے جو آجکل کی نئی روشنی والے مخالف اسلام یعنی آریہ سماج کے بیجا اعتراضات سے شک و شبہہ مین آچلے ہین اِس ماہوار رسالہ سے وہ سب دُھل دُھلا کر شفاف براق ہو کر چمکنے دمکنے لگتے ہین اِس رسالہ مین تفسیر سلسلے کے ساتھ لکھی جاتی ہے جسکو جناب حافظ مولوی عبد السمیع صاحب بڑی جانفشانی سے جابجا کے شک و شبہہ بدلائل عقلی و نقلی اور بحوالات کتب تفاسیر معتبرہ سے نہایت صحت کے ساتھ تحریر فرماتے ہین اِس مین کوئی شک نہین کہ ایسی تفسیر آجتک نہین لکھی گئی

اِس رسالہ سے یہہ مقاصد اخذ کیے گئے ہین -

اوّل یہہ کہ اسلام کی اشاعت - دوسرے یہ کہ ناواقف اور کم استعداد مسلمانون کو اپنے سچے مذہب اسلام اور اپنے سچے قرآن پاک کے ترجمہ و تفاسیر سے اور اسلامی اصول سے واقف کرائین تیسرے یہ کہ مخالفین اسلام کے بیجا اعتراضات جو اخبارات وغیرہ مین شایع ہوتے ہین انکو دندان شکن جواب دینا وغیرہ - یہہ رسالہ کسی تجارت کی غرض سے نہین شایع کیا گیا ہے - بلکہ غریب مسلمانون کو مفت دیا جاتا ہے صرف محصول ڈاک ہر لیا جاتا ہے عام معاونین سے صرف دو روپیہ سالانہ معہ محصول ڈاک - ذی استطاعت احبابون سے عیانتی رقم جو کچھ اسکی اشاعت مین مرحمت ہوگی شکریہ کے ساتھ درج کیا جائیگا - اور خدا تعالی اسکا اجر آخرت مین دیگا - نمونہ کا پرچہ آدہ آنہ کا ٹکٹ آنے پر مفت روانہ ہوگا - اپنا نام و پتہ خوشخط اور صاف تحریر فرمائے تاکہ تعمیل حکم مین دقت نہو -

نوٹ جو اصحاب اِسکے نئے معاونین ہونگے اونکی خدمت مین پرچہ اول سے روانہ ہوگا - اور وہ اول سے خریدار متصور ہونگے -

المشتہر

مینیجر رسالہ تعلیم الاسلام شہر بنارس